عہدی شاعری

مرتّبہ

ٹی جے ایل میئڈ

Balochi Academy Quetta
Acc No. 197
LIBRARY

چھرو بدل

عبدالرحمٰن براہوئی

Balochi Academy Quetta
Acc No. 197
LIBRARY

بلوچی اکیڈمی۔ کوئٹہ

عہدی شاعری

بمرتبہ

ٹی جے ایل میئر

پچھرو بدل

عبدالرحمن براہوئی

بلوچی اکیڈمی، کوئٹہ

جملہ حقوق بحق بلوچی اکیڈمی محفوظ۔

بار اوّل ... جنوری ۱۹۷۶ء

پبلشر ... بلوچی اکیڈمی کوئٹہ

پرنٹر ... اسلامیہ پریس کوئٹہ

ضخامت ... ۹۶ صفحات

تعداد اشاعت ... ۵۰۰ جلد

قیمت ... ایک روپیہ پچاس پیسے

ردوبند

۱ ورنائی پیری

۲ بیورغ

۳ حضرت موسیٰؑ

۴ ریحان

۵ چاکر ریحان رند

۶ بالاچ

۷ بلیدی لولی ۱

۸ بلیدی لولی ۲

۹ لولی ۳

۱۰ لولی ۴

۱۱ بیورغ ۲

۱۲ شے مرید و حانی

۱۳ مانی حانی ءِ شیئر

۱۴ گوہرام ۱

۱۵ میر چاکرہ پشتو

۱۶ گوہرام ءِ شعر ۲

۱۷ میر چاکر خان

۱۸ گوہر

۱۹ مہتر موسیٰ

۲۰ حضرت عیسیٰ

۲۱ پرات (فرہاد)

۲۲ میران

عرضِ مترجم

ترکی زبان میں بلوچ کے معنی مُرغ کے تاج کے ہیں شمسُ اللغات (۱۲۷۴ھ) ص ۱۵۰ میں اس لفظ کے معنی یوں تحریر ہیں

"بلوچ - بالفتح چیزی کہ بر سر طاق و ایوان

مانند آن راست کنند و نیز نام ولایتی است

از ایران زمین و بلوچ بضمتین زر عربی

درخشیدن و روشن شدن است

یہ سرتاج قوم بلوچ پاکستان کے علاوہ ایران افغانستان اور روس میں بھی آباد ہے۔ میر محمد سردار خان گشکوری نے انہیں کلدانی بتایا ہے[1] شکل و صورت میں بلوچ عربوں سے مشابہ ہیں۔ اور رسم و رواج میں بھی ان سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جس طرح قدیم عربوں کی جنگیں کئی سالوں تک جاری رہتی تھیں۔ اسی طرح بلوچوں کی جنگیں بھی کئی برس تک جاری رہی ہیں[2] ان جنگوں کی وجہ سے بلوچی ادب میں گراں بہا

---

[1] بلوچ رئیس، از میر محمد سردار خان [2] تیس سالہ رند لاشار جنگ مشہور ہے

اضافہ ہوا کئی رزمیہ داستانیں منظوم ہو گئیں۔ بلوچی ادب (منظوم و منثور) کو یکجا کرنے کی جامع کوشش اب تک نہیں کی گئی ہے اس وقت ڈیمز کی پاپولر پوئٹری کے علاوہ کوئی اور ضخیم مجموعہ ہمارے پاس موجود نہیں ہے لیکن اگر ہم اس خوش فہمی میں مبتلا ہوں کہ ڈیمز نے اس ادب کا وافر حصہ یکجا کر دیا ہے اور مزید کام کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے تو یہ ہماری کم فہمی ہے۔ ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ڈیمز نے اس عظیم ادب میں سے مشتے از خروارے جمع کر لیا۔ باقی ادب ان بلوچوں کے سینوں میں اب تک محفوظ ہے جو صحراؤں اور میدانوں میں بستے ہیں اگر ان بادیہ نشینوں سے اس ادب کے گراں بہا شہ پاروں کو سن کر احاطہ تحریر میں لایا جائے تو پاپولر پوئٹری جیسی کئی ضخیم کتابیں بن سکتی ہیں۔ لیکن یہ کام فرد واحد کا نہیں ہے اگر اس وقت ہم نے یہ کام سرانجام نہیں دیا تو یہ شہ پارے نیست و نابود ہو جائیں گے۔ اور آنے والی بلوچ نسل ہمیں بالکل معاف نہیں کرے گی۔ جس کام کو ڈیمز نے کیا کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر کوئی بلوچ اس کام کو کرتا یا کم از اس کتاب جیسی کئی کتابیں تحریر ہوتیں۔ بہر حال انگریزوں نے اپنے مفادات کے پیش نظر یہاں کی زبانیں سیکھ لیں اور

پھر ان زبانوں کے ادب پر کام کیا۔ پادری ٹی جے ایل میئر جن کی کتاب کا ترجمہ پیش خدمت ہے عیسائیت کی تبلیغ کے ایک سرگرم رکن تھے۔ انہوں نے تین جلدوں میں اے براہوئی ریڈنگ بک لکھی جو ۱۹۰۶-۰۷ء میں لدھیانہ میں چھپی۔ تلاش و جستجو کے باوجود مجھے اس کا مطبوعہ نسخہ نہیں ملا لیکن جوئندہ پائندہ کے مصداق میری خوش قسمتی کہ مجھے میئر کے براہوئی گرامر کا مسودہ دستیاب ہو گیا۔ براہوئی میں ان کے علاوہ اگر انہوں نے کچھ اور کتابیں لکھی ہیں تو اب تک ہمیں معلوم نہیں ہے بلوچی زبان کی انہوں نے فرہنگ لکھی۔ اور لوگ گیت بھی اکٹھے کئے کلاسیکل ادب کا یہ مجموعہ میئر نے ڈیمز سے پہلے جمع کیا تھا۔ کیونکہ ڈیمز نے اس کا حوالہ اپنی کتاب میں دیا ہے جب مجھے اس کا نسخہ دستیاب ہوا تو میں نے ضروری خیال کیا کہ رومن رسم الخط سے اسے فارسی رسم الخط میں تحریر کردوں اور ساتھ ہی اردو ترجمہ بھی پیش کردوں لیکن براہوئی مسودے کے مقابلے میں بلوچی کا مسودہ نہایت بدخط ہے جس کے پڑھنے میں بے حد دقت پیش آئی۔ میری خوش قسمتی کہ احباب نے ہر طرح سے میری مدد کی ہے اپنے محسنین ملک محمد پناہ صاحب بلوچ عبدالرحمٰن غور اور غوث بخش صابر

کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے مسودہ کو آخر تک پڑھا اور اس میں اصلاح کی امید ہے کہ قارئین میری اس کوشش کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

عبدالرحمٰن براہوئی
بڈہ - کوئٹہ
۲۱ ستمبر ۱۹۶۹ء

ورنائی پیری	جوانی بڑھاپا
حیدر بالاچانی گُشّی	حیدر بالاچانی کہتا ہے
دتھی پیری ای گُشّی	اپنے بڑھاپے سے متعلق کہتا ہے
بیارِت او سالونخ دُرُوتھیں بچّاں	اے وہبا جیسی صورت والے جوانو
اومزاری رو گیدھریں ہوتاں	اے شیر جیسے بہادرو آؤ۔
ورسا بالادا مہ رنجیں ات	جہاں تک تم سے ہو سکے اپنے دل کی حسرت نکال ڈالو
اڑہباتانی چیند میں زیناں	خوبصورت اور جوان گھوڑیوں کی سواری ہے
اڑا مُلاّنی شکلیں نیازان	حسینوں کی صحبتوں سے
اڑا میرانی ساتھو دیوانان	امرا کی مجالس اور کچہریوں سے!
پیر بیہ عُرپہناوے منان داتھہ	بڑھاپے نے مجھے ٹھکرا دیا ہے
ہمینی مرڈوے پہ منی رندین	یہ ظالم میرے تعاقب میں ہے
گیپتھی منی بالادا ملو کی عُر	اس نے میرے بادشاہوں جیسے قد کو خم کر دیا ہے

پہ چیندا ان طرزاں چو حراتریاں ؟	خونخوار اور ہیبتناک شیر کی طرح مجھ پر چھا گیا ہے۔
میئیں زراں اژ نہمیزاں نریانیاں	میری رانیں اب مہمیز نہیں لگا سکتی ہیں
بانزک اژ پرخاشان کمانیاں	میرے بازو تیر و کمان کے قابل نہیں چھوڑے
دست لرزاں اژ سیمریں واگاں	گھوڑیوں کی سیمکار باگ پکڑتا ہوں تو میرے ہاتھ کانپتے ہیں
چمبو اژ شیرازی لڑیں تیغان	پنجہ شیرازی تلوار کے قابل نہیں رہا
کشلکین دنتاں اژ پھوپلیں سکّاں	سرخ مسوڑھوں میں کوڑیوں جیسے سفید دانت
نے پروشاں چو پیشتریں روشاں	پہلے کی طرح مضبوط اشیا کو کاٹنے کی طاقت نہیں رکھتے۔
چم اژ دیریں گندغاں گرانت	میری آنکھیں دور دیکھنے کی قوت سے محروم ہو گئی ہیں
گوش اژ داؤدی زرتہ ہولان	کانوں کو داؤدی لحن ناگوار گزرتا ہے اور ہول آتا ہے۔
وال منی باری اَت حدشیانی	جب میرا دور تھا اور میں جوان تھا
(منی، دیر دمن چیار راہا سر البنت	میرا قافلہ چوراہوں پر قیام کرتا تھا
منی آں قلات پہ در و بند تھ	میرے قلعے کے دروازے بند ہوا کرتے تھے
ہر کدیں ہمانے پہ گال آختیں	جب کہ مہمان کے آنے کی اطلاع ملتی تھی

گوانک پہ ڈومب و لنگویں مڑدان	میں خدام اور مراسیوں کو طلب کر
کشتنت تنشکان نوکلی سُوہریں	وہ سرخ قالین اور غالیچے بچھا تے تھے
کاڑچ اُو سال وارین گرانڈاں ات	ذعمر مینڈھوں کے لئے پچاو
دیگچہ و بھٹیاں مراگاہ ات	دیگچوں اور برتنوں میں داتما رہتا
مالیکمیں ولمان عوپہ گل داتنت	گوشت سے بھری ہوئی طشتریاں خوشی سے پیش کرتا تھا۔
داتنت پہ مہمانان بلوچیناں	میں نے یہ طشتریاں بلوچ مہمانوں کو پیش کیں
نوش کھتنت گیست صد آختہ عیس مڑدا	ہزاروں مہمانوں کیلئے بیرا خوب چھاوا
آں منی گوانہی تراشتہ عیس سول انت	بیرے گو اد وہ گئے سہرے درخت
آں منی لبرانی پگہ ہا سا انت	وہ رہیا میری گھوڑوں کی سایہ دار اصطبل
آں منی پنچ وقتہ نماز جاہ انت	اور وہ میرے پانچوں وقت کی نماز کی جگہ
مئیس تربن اُو شیر وارینی بہانان ات	میری سواری عموماً کمسن گھوڑیوں پر رہی
نوکریں مردی پہ سرءَ تاتکنت	بہت سے خدام گھوڑی کے جلو میں دوڑا کرتے
ما میتر و اودماڑی اے سرا دیتھنت	میں عموماً گیریوں سے بالائی منزل پر جایا کرتا تھا
ہم نشیناں گوں ساہواں آشتان	اپنے ہم نشین صاحبوں کے ہمراہ میں بیٹھتا

اوہماں زتوہاں چہراخیناں	میں اس باوقار کرسی پر بیٹھا۔
نشتہ غوراجی تو رُوے لبتنت	میں بیٹھتا اور قومی معاملات حل کرکے عدل و احسان کرتا
رمناں، لشکر تغنت کیمیائے گواخاسینء	مجھے کمخواب جیسے خاص قسم کی قبائیں دی گئیں
نین کہ اژمیرانی دراکاختاں	اور جب میں میروں کی قیام گاہ سے گزرتا
داں وتی میری بندنیں راجء	اور اپنے قبیلہ کی طرف
ہیں مروبازارات تناوانی	مرد بزرانا: گلگشت تھا
سنگیلا گو نجتغیں جوآں	سنگیلا بھی جس کی ندیاں ہمیشہ تیز بہتی ہیں۔
گمبدگو سیاہ آفا گیافینء	گمبد بھی جسکے چشموں کے گرد سبزہ زار رہتا ہے۔
میئں باہر گو ہیسی آں مقیمیناں	میری نشست عالی مرتبت لوگوں کے ساتھ رہتی
دنیں، نشتہ گو دعا گو آں ہواں روشے	اب میں اس دن کے لیے دعا کرتا ہوں
شاہ منی ایماناں مناں بشکی	اے خداوند کریم مجھے ایمان عطا فرما
داں ہماں دیمی مزلو بلایاں	اس سفر تک جو مجھے درپیش ہے۔ (یعنی سفر آخرت)
دگدا، حیدرا دور پہ سر جمع واشتہ	اس طرح حیدر نے اپنا دور آرام سے گزارا ہے۔

# ہیورغ	ہیورغ
ہیورغ باہر گشی	باہر کا فرزند ہیورغ کہتا ہے
سری رند گشی	سب سے مشہور رند کہتا ہے
وتی اِشکی شیئر گشی	اپنے عشقیہ اشعار کہتا ہے
بادشاہزادی کاری گشی	شہزادی کو لانے کے متعلق کہتا ہے
قندہار باغیں یہ مراگاہے	قندھار عیش و نشاط کا باغ ہے
بادشاہانی ہندجاگاہے	بادشاہوں کا مسکین و مامن ہے
جلگوی گولان کھاختاں پہ راہے	ایک دن اس کے پر رونق شاہراہ پر گھومتے گھامتے (کیا دیکھتا ہوں)،
تاپخرءَ پیداغ بی اتل ماہیں	ایک درخت کے پیچھے میں چاند جیسی صورت والی دوشیزہ نمودار ہوئی
مئیں عاجزیں روح ءَ رشتہ یہ دلاہے	میری عاجز روح نے فریاد کی
پارسی لوز ءَ گوانجنہ لال ءَ	فارسی زبان میں اس محبوب نے کہا
بیا شتا دیا گوں ہمے بال ءَ	میرے پاس اڑ کر آؤ۔

گو سغار اءُ وچیں ڈھال ءَ	اپنی تلوار اور مضبوط ڈھال کے ہمراہ
ریتھ غاں ہیلا یا حُدائی ءَ	خدا پر بھروسہ کر کے روانہ ہوا
گو وتی مَل ءَ بادشاہی ءَ	اپنے شاہی گھوڑی کے ہمراہ
دانتھ مایٰسین کرتھ مسکیتیں	میں نے سورہ یٰسین کا ورد شروع کیا
زوری یٰسین ورتب اسرار ءَ	یٰسین شریف کے زور اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے
ریتھ غاں محتاجیں دل ءُ تاتھا	میں حاجت مند دل کے ساتھ گیا
سک وتھا دوست تھنگویں ماڑا	میرا دل طلائی ماڑی میں رہنے والے محبوب کا مشتاق تھا
مل ما ماڑی مُنا بستہ	اپنی گھوڑی میں محل کے نیچے باندھی
ما چشتا ناپہ آسنیں میہاں	میں آہنی میخوں کی مدد سے چڑھنے لگا
آختہ گو محل ءُ بانُخوں دیتہ	اوپر پہنچ کر میں نے محل کی خاتون کو پا لیا
وتر دل ءَ ما تھنگویں کھٹہ	خوش دلی کے ساتھ میں سنہری پلنگ پر
ہُو شکو ءُ ہو روش رگوں امیر جانتساں	سات شبانہ روز میں اس کے ہاں رہا
گوشتہ غاں لدو خرشانی ءَ	اس حسین دوشیزہ نے کہا

سونہاو سرتاجا ہمسرانیا	جو حسن میں اپنے ہمعصروں کی سرتاج تھی
بیورغ وڈیرہ مڑایانی	اے بیورغ شرفا کے سردار
گو مامئی شاہے دوستی ءُ سکین	بادشاہ کو مجھ سے بے پناہ محبت ہے
گندانوں ڈاہا گیڑا نا مُنگاءُ	دیکھنا کہیں اسے اچانک خبر نہ ہو
رمارا ہر دوناں نیلیت زندہ و دُراءُ	وہ ہم دونوں کو زندہ نہیں چھوڑیگا
اءُ غ ترا مڑدی بیڈغے مانیں	اگر تم ایک جوانمرد ہو
مارا وہتی ڈیہہ ءُ دربر غ جواں نیں؛	بہتر ہے کہ مجھے اپنے وطن سے لے چلو۔
ما وتی دوست گوشتاں زانتھ	میں اپنی محبوبہ کی بات سمجھ گیا
اشتتیں محل گوں تھنگویں کھٹہ	ہم نے محل اور سنہری پلنگ چھوڑ دیا
نیں کہ ماماڑی بُنا کھاختاں	اب جب ہم محل کے نیچے آئے
ملِ اڑ ماڑی ءُ بُنا بوختہ	گھوڑی کو محل کے نیچے سے کھولا
دوست ماں سیاہ گھنڈواں نیاستہ	محبوبہ کو سیاہ گھوڑی کی زین پر بٹھایا
دیم اُو دُ بولانءَ پھدا داتھ	ہم درہ بولان کی طرف روانہ ہوئے

کھاختاں ماں سیوی گڑھیں کوٹ ءَ
سبی کے مضبوط قلعے کے قریب آ کے

گوشتہ غالڈو خاجنانی ءَ
تو میری حسین محبوبہ نے کہا

بیورغ او وڈیرہ مڑا یانی
اے بیورغ! شرفا کے سردار

تھر متاں گوشتہ" منی دیر سریں فوج انت"
تم نے مجھ سے کہا تھا کہ میری بھاری فوج ہے۔

تھاماں تئی رند و بیہری تازی؟
تمہاری تازی گھوڑیوں کے مالک رند کہاں ہیں

تھاماں تئی میری مجلس ءِ ورنا؟
تمہارے ہم صحبت جوان کہاں ہیں؟"

ماجواو چہ ہنتھ و تھی دوست ءَ
میں نے اپنی محبوبہ کو جواب دیا۔

چل ہزار میریں چاکر ءِ فوج انت
میر چاکر کی فوج میں چالیس ہزار جوانمرد ہیں۔

سی ہزار گہرام ءِ کُشیں تیغ انت،
تیس ہزار شمشیر زن گہرام کی فوج میں ہیں"

گوشتہ گت گراں ناز ءِ جنانی ءَ
حسین گراں ناز کہنے لگی

کے انت تئی دوست و کئے انت تئی دژمن؟
تمہارا دوست کون ہے اور دشمن کون ہے؟"

ماجواو چہ ہنتھ و تھی دوست ءَ
میں نے اپنی محبوبہ کو جواب دیا

چاکر منیں دوست گہرام منیں دژمن
چاکر میرا دوست اور گہرام دشمن ہے

گوفتہ غان گرانازءَ جنانی ءَ	حسین گراناز نے کہا۔
بڑوں گوں ءِ گہرام لڑیں تیغا	چلیں اور گہرام کی آبدار تلوار کی پناہ لیں
چاکر وتھ آرام نہ کھنت لوغاں	چاکر کو خود قرار نہیں آئے گا۔
کھاختن گوں گہرام ءِ لڑیں تیغا	ہم بہادر گہرام کی آبدار تلوار کی پناہ میں آگئے
گہرام او وڈیرہ مڑایانی !	اے گہرام ! اشرفا کے سردار !
کارنہ کپتوں داں توءَ وانی	آج تک میرا تم سے واسطہ نہیں پڑا ہے
گڈ نیں آوارے بادشاہانی	میں شاہی عورت اغوا کرکے لایا ہوں
اغ مناں دارے گوں توءَ نندان	اگر مجھے پناہ دے سکتے ہو تو میں تمہارے پاس رہوں گا۔
اغ نہ دارے ماں تہی پھرڑے گنداں	اگر پناہ نہیں دے سکتے ہو تو جہان میں کوئی اور ٹھکانہ دیکھ لوں گا۔
تراڈ کھتہ گہرام لڑیں تیغا	آبدار شمشیر کے مالک گہرام کی تیغ نے جھک کر جواب دیا۔
بیاذ رشاد آختے میر بلوچانی	تشریف لائیے بلوچوں کے سردار !
گوڈ تھی دوست ءِ خیر وامانی ءَ	اپنے دوست کے ہاں خیریت و عافیت سے رہو
وث کرثہ وبیثھو بند مناں واتی	وہ خود اٹھا اور ہمیں جگہ دی

داند کُھتیٔ میری پجھوّیں محلے
اس نے ایک شاہی محل خالی کرایا

داتھہ غا کھٹ نیادھر پلنگانی
اس نے ہمیں استراحت کیلئے پلنگ دیئے

زریں کھوڈی تالان اتاں سُھریں
نقرئی پیالے اور سرخ قالین بچھے ہوئے تھے

اڑگورے کھاختاں تال پُلی آنی
ایک طرف سے پلاؤ کے تھال آتے

اڑگورے کھاختاں سیخ کوادانی
دوسری طرف سے کباب کے سیخ

اڑگورے کھاختاں مُرنگ شرادانی
اور ایک طرف سے شراب کی بوتلیں

نیں من ءِ وارثھاں نیں منی دوست ءِ
نہ میں نے کھائے نہ میری محبوبہ نے

گیشتر پہ چھتانی پُنہ ریختاں
زیادہ حصہ دیواروں کے پاس گراتے

کمتر ما تالانی تھہ ہا کھشتاں
تھوڑا سا برتنوں میں رہنے دیتے

گوشتہ غان گرانازءِ جنانی ءَ
حسین گراناز نے کہا

بیوسغ سے لاشارءِ جبر چو نیں ؟
بی برگ تمہاری اور لاشاریوں کی
یہ کیسی عادت ہے

چیتر عوَ نندے دہ گُھنتوے گو نیں؟
گھر بیٹھے ہوئے بھی تمہارے دل میں بغض ہے؟

ماں جواو چیتر ینتھہ ودھتی دوست ءِ
میں نے اپنے دوست کو جواب دیا

ماں نہ وراں کہ نمک جوائیں نیں	اس لئے نہیں کھاتا کہ کسی کا نمک کھانا اچھا نہیں
ہواں نمکا روشے ءِ حرام خوربان	کہیں ایسا نہ ہو کہ میں کسی روز نمک حرام ہو جاؤں
گواں جھتوں بقالے اڑاں شہرءَ	میں نے شہر کے ایک ہندو (دکاندار) کو بلایا
منیمے آختہ من ہماں پہرءَ	ایک منیم (دکاندار) اسی وقت آیا
تیؤ ورئے چی لے پر توءَ بیاراں	تم کیا کھانا چاہتے ہو تاکہ میں حاضر کروں؟
بیار کہی بوآں کہ من نوشاں	لاؤ جاکر مے مشکبو تاکہ نوش کریں
بیار ہماں جراں کہ من پوشاں	ہمارے لئے قیمتی پہناوے لاؤ
ہپت فروش[ہشت لہ] ءَ نیاستہ غاں درزی	سات آٹھ روز تک درزی کو بٹھائے رکھا
ہپت صدی زرے بیتھ غاں قرضی	(اس دوران) سات آٹھ سو روپوں کا مقروض ہو گیا
تراں کھتہ گہرام لڑیں تیغا	آبدار شمشیر کے مالک گہرام نے
قاشدے شستا تہی ہماں گیغا	اسی وقت ایک قاصد بھیجا
چاکرا معلوم کھن ولی ایں نا	ولایت مآب چاکر کی خدمت میں

لہ ہشت ہونا چاہیئے

دشتر دار سانیں کہ لیوے نیں چوروی کارے	سردار یہ مسئلہ نہ بچوں کا کھیل ہے اور نہ تماشا ہے۔
بیورغ ءَ لیٹینتہ مزیں بارے	بیورغ نے ہم پر ایک بڑی ذمہ داری ڈالی ہے۔
بادشاہانی گو نیں ادارے،	اس کے پاس بادشاہوں کی معیت ہے
اُڑدا شہ بولان دفا گوستنت	افواج درہ بولان سے آگے گزر گئی ہیں
جاہ نیئیں تمبواں امیری آں	اُمراء کے خیمے بے شمار ہیں اور مزید لگانے کے لئے جگہ نہیں رہی
آرستہ روش گوں تھنگویں بُرجان	جب سورج سنہری برجوں کے اوٹ سے نکل آیا۔
سر کھتہ میریں چاکر اُڑداں	میر چاکر کی فوجیں بھی آپہنچیں
تراں کھتہ میریں چاکر و گہرام	میر چاکر اور گہرام نے آپس میں مشورہ کیا
کشتغنت رندو ہیرنی تازی	رندوں نے عربی گھوڑیوں کو باہر نکالا
بردنت ہے اُڑدءِ سر گراتھر	کہ جا کر ہراول دستہ کو گھیر لیں
بیورغا گوشتہ ما و تھاں چاری	بیورغ نے کہا میں خود جاسوسی کروں گا
سے شف سئے روشا خبرداری،	تین دن اور تین راتیں خبر گیری کی
ریپتہ غان ہیلیءَ خُدائی ءَ	میں رہی برگ، خدا کے بھروسے پر روانہ ہوا۔

گو تھی مل ءَ بادشاہی ءَ	اپنی شاہی گھوڑی مل پر
آکھتہ گو اڑدے سرگردں گپتہ	میں ہراول دستے کے قریب آیا
مل سا اڑد پہلوا بستہ	گھوڑی کو فوج کی جانب باندھا
واتھہ ما یٰسین کڈا سکیں	یٰسین شریف کا ورد کیا
نورِ یٰسین ربِ اسرار	اللہ کے حکم اور یٰسین شریف کی برکت سے
رپتہ غاں ماگوں جنہوری تیغ ءَ	میں مرصع تلوار کے ساتھ گیا
آختگو تمبوءُ کنارِ گپتوں	میں نے آگر خیمے کے کونے سے جھانکا
دیتھ غاں خاں بہ تزکے غان	میں نے ترک (رب اللہ) کے پہرہ دار دیکھے
ما وتھی میان ءَ جوہری ہندی	میں نے اپنی جوہر دار ہندی تلوار
چونام اولی چندرا چغل داتھہ	میان سے نکال کر اسطرح وار کیا
گوستہ چو گزندو خان سیمنے غان	کہ بجلی کی طرح اسکے جسم سے پار ہو گئی
ساہ بر تھہ شاہا میئیں راہ چڑائی آ	خدا کے حضور پہنچ گیا اور میری راہ کھلی ہوئی تھی
برتتوں تمبوءُ طناب سکیں	میں نے خیمے کے مضبوط طنابیں کاٹ ڈالیں

سر وقتی میری کو فرغان گوازینت	میں نے سر اور کندھے اندر کئے اور جھانک کر دیکھا
آخته گوں اُڑد بادشاه وتیوں	اگر میں نے فوجوں کے بادشاہ کو دیکھا
تُرک ماں کھتانی سراواویں	ترک پلنگ پر محوِ استراحت ہے۔
گپتھاؤں مادستہ تُرک ماغا کھُت ؛	میں نے ہاتھ سے پکڑ کر ترک کو جگایا
ماں ہماں بیورغاں کلامانی	میں ہی وہ نامی بیورغ ہوں
اژماں گورکار بیئے شیطانی	مجھ سے یہ شیطانی فعل سرزد ہوا ہے
بشکنغ میر آتیں بادشاہانی	بادشاہوں کی شان درگزر کرنا ہے
اگہ نہ بشکے کار تھئی دستیں	درگزر نہیں کروگے تب اختیار ہے
آتیں تئی تیغ وایشیں مئی گرهدن	وہ رہی آپ کی تلوار اور یہ رہی میری گردن
گوآں جنھنت جوانیں مڑھیرے ترانا	اُس نے، مشیروں کو مشورے کے لئے طلب کیا
داں دمے گونڈے تراں گُتراں بتیھنت	کچھ دیر کے لئے صلاح مشورے ہوتے رہے
بشکتنی تازی ءِ گرند وخین	مجھے معاف کر دیا گیا اور ایک برق رفتار گھوڑی عنایت کی گئی
جان مئے پٹاں سہر کنا ئنیتی	مجھے سُرخ ریشمی خلعت عطا کی گئی

پھٹنت تمبوءِ طناب سکیں	خیموں کی مضبوط طنابوں کو لپیٹا گیا
اڈرے پہ بولان پدا گرڈ تھنت	فوجیں بولان کے راستے واپس روانہ ہوئیں۔
کھاختاں واں سیوی گرہ ڈہیں کوٹا	میں سبی کے مضبوط قلعے میں آگیا
حال ماں رندی میڑہ دے داتھہ	رندوں کی مجلس میں میں نے احوال بیان کیا
نیش منّاں مرڈے تور دے بیتھہ	نہ مجھ پر کسی کا احسان ہوا
نیش رند پہ گرانیں پیہنے داتھنت	نہ رندوں کو کبھی آزمائش سے دوچار ہونا پڑا
نیش لاشار پہ جنگاں میڑیں تھنت	اور نہ لاشاری جوانوں کو میری خاطر نبرد آزما ہونا پڑا
وش دلا نندان گوں وتی یارا	اب خوشی اور اطمینان سے اپنے محبوب کے ساتھ رہوں گا۔
مئیں لیئو گوں دوست ءِ تھنگویں ہار	اور اس کے سنہری ہار سے دل بہلاؤں گا

# موسیٰ دوست خدا	# اللہ کا پیارا
حضرت موسیٰ علیہ السلام	**حضرت موسیٰ علیہ السلام**
موسیٰؑ دوست شتہ غا ہُداءِ۔ ہدا گوشتی تو	حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تبارک تعالیٰ کے پاس گئے
وتھی دیما شون بے ہدا گوشتہ ماوتھی	اور عرض کیا مجھے اپنا جلوہ دکھا دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
دیما تھرا شون داران تو میٹں دیم زورا	اگر میں تمہیں جلوہ دکھا دوں تم برداشت نہیں کر سکو گے
داشتہ نہ کنے۔ ماوتھی دیما کوہ طورءَ	میں کوہ طور پر اپنا جلوہ دکھا دوں گا تم وہاں دیکھنا
شون داران تو گشتہ۔ ہداوتھی دیم	اللہ تعالیٰ نے اپنا جلوہ کوہ طور کو دکھایا
کوہِ طورءِ شون داتھنہ کوہ طورکے بچلوا آن بچلو	طور کانپنے لگا حضرت موسیٰ علیہ السلام
بیتھہ موسیٰ گوشتہ ہُدا سائیں تہی بازیں کاراں	نے کہا اللہ تبارک تعالیٰ تیرے کام باحکمت ہیں

ریحان	ریحان
ریحان خان گشتی	ریحان خان کہتا ہے
وہتی دوست گالان کشتی	اپنے محبوب کو مخاطب کرکے کہتا ہے
او منی بیل گاگرالو ہارِ	اے میرے دوست گاگرالو ہار
ملا محمد بکر استاد	میرے استاد ملا محمد بکر
گھڑ منی شول ششر تیس نالاں	میری گھوڑی مشول کے لئے عمدہ نعل تیار کرکے
داں منی عَربیار گوں تیغ سرین میحان	نوکیلے میخوں کے ساتھ میرے پاس لا
بیارش تاں اوستادی منے بنداں	اے آتا کہ میں سلیقے سے (نعل) باندھوں
آں مہک پریں نشترءَ گواہ بنت	(نعل) کھمی کے پرادہ نشتر کی طرح ہو جانے چاہئیں۔
برزائی ا ش سوم ہکائی بڑحال	جب دوڑنے کے لئے قدم اٹھائے تو جھک جائیں
اش شیشاریں تشو گیناں	اور جب زمین پر (کھر) مارے تو بور کی چمکیں
چو مناں تو خانی شغاں گوشتہ	چاندنی راتوں نے مجھ سے کہا

لڈیتھہ ہلکان اژ بُنی ہڈان	میدانوں سے لوگوں نے کوچ کیا ہے
باغ بازارین جلنجواش تیئش	پُر رونق جلنجو کو چھوڑ دیا
دیم زر سوچیں بولہ وادا تھہ اُنش	سونا اُگلنے والے بولان کی طرف رُخ کیا

ریحان رند

ریحان رند	ریحان رند
کل میں ایک پگڈنڈی سے آ رہا تھا	زی من ءَ کھاختاں مادنی راہے
اپنی سیاہ گھوڑی پر چڑھ کر شکار کی راہ پہ	آں شکارانی ہوشبنتھ عنین سیاہے
میری سیاہ گھوڑی دوڑ رہی تھی اور میں اس کے (ٹاپوں) کی آواز سن رہا تھا	سیاہ تروخان ڈماں نگوشاں ءَ
اور دنیا و ما فیہا سے بے خبر جا رہا تھا	رپتہ غوں کوڑیا شموشانا
جب میں بہت دور نکل آیا	نیں کہ مادیریں اُلکھے کھاختاں
مشکبو سرشتہ دار اسحاق سے مڈبھیڑ ہوئی	تریٹی تھوں مسکانی سہاک سیادیں
میں اُتر آیا در سے زانو بند ہو کر بیٹھا	ماپلتری گوں پوچنا لبستہ
جب کہ جام اسحاق ڈھال سے ٹیک لگا کر بیٹھے	جام سہاک ءَ گوں ریتغ پاندا
میں نے اپنی بھوک "پوپلی" الائچی سے مٹائی اور	مادل ءَ دڑد گوں پوپلے پروشتہ
شانزڑ گھوڑی نے گورکا (گھاس) چر کر	شہنزڑا گور کھائی سرپ چڑتہ
میں نے اپنا حال سنایا اور اس کا حال پوچھا	حیر حوال داتھو حیر حوال گپتھ

حال مڑ پیشی جام سہاک بیتھ	پہلے حال دینے کی پہل جام نے اسحاق نے کی
دگوشتے تئی اہلک ماں دیریں بنداں نے	اس نے کہا کہ قبیلہ پرانی جگہ پر بستا ہے
پکتغ دکاری ئیں صندو ماہیں	لعل جیسی خوبصورت صندر علیل ہے
دڑد ماں لوغا ئیں سرا کپتھئی	اسے سر درد کا عارضہ ہے
دعا گھتہ من پہ سوختہ غیں زڑدءَ	میں نے دکھی دل سے دعا کی
تو نیایاں تھئے جام سہاک سیادیں	کاش تم نہ آتے اے عزیز اسحاق
تو نیایاں تھئے مامہ تو ٹیا تھئوں	کاش تم نہ آتے، نہ میں تم سے حال پوچھتا
اڑ تہو گوڑ ہیر تو حال مہ گیر اتھوں	اور نہ تم سے یہ غمگین خبر سنتا
سی گورم سیاہیں گورخ کولی ایں	گابوں میں سے سیاہ گائے صدقہ کروں گا
میگرہ سر گوشیں گرا نڈ شاہے	ریوڑ میں سے سرخ کانوں والی بھیڑ اللہ تعالیٰ کے نام کرتا ہوں
کاٹرچ سکاٹار میں تیغ خراسانی	میرا خنجر میرا چھرا اور خراسان کی بنی ہوئی تلوار
سیاہ گوں مہری دو تنکھ شیں سنبا	میری سیاہ گھوڑی اور ساز و سامان سے لیس زین
بندوغ من آزاد کھتن چلیہی	اور اپنا حبشی غلام آزاد کر دوں گا

ہنگ اژگرائیں دورو خان ورشت	پہ جھگڑ نذریں اسلئے کہ میری مجبوری تندرست ہو
سیاہ گوں چابکاں تلور داتہ	میں نے گھوڑی کو ایڑ لگائی اور تیز روانہ ہوا
نیں کہ گور کلاتی گوراکھاتاں	جب میں خیموں کے قریب پہنچا
آخنہ گو لوغانی پھدا نشتاں	آ کر گھروں کے عقب میں بیٹھا
ویرنہ بیتھہ کہ ہوئے ہوئے رُستہ	ایک لمحہ گزرنے نہیں پایا تھا کہ رونے پیٹنے کی صدا بلند ہوئی
بنگے پہ لوغانی پھدا کشتے ءِ اش	گھروں کے پچھواڑے اس کا جنازہ لے گئے
سیاہ ءِ موربندیں چوٹو ءِ ژنگیں	اس کی کالی زلفیں بکھر رہی تھیں
ہس اژکونجی گردونا کھشتہ اش	اس کی کونج جیسی گردن سے ہار نکال لیا گیا۔
گوش بنانی گرمو در	کانوں سے بالیاں
تھنگویں نتھ اژ شیغنیں پونزءَ	سنتواں ناک سے سونے کی نتھ
اژ پیافیں مڑدانا غاں مُندری	اس کی نازک انگلیوں سے انگشتری
گوں بوچھنڑے کورائیں رواں بیتھہ	وہ کھدر کے کپڑے (کفن) زیب تن کئے ہوئے روانہ ہوئی
گہہ نیان ءِ مات گریہان ءِ وصی	اس کی ماں اور ساس بین کر رہی تھیں

گریہیان ءُ برات گرہیہان ءَ کولی	اس کا بھائی اور اس کا خاوند نالہ و فریاد کر رہے تھے
مادہ چوں لبشامی جُڑاں گوُرتھہ	میں بھی موں سون کے بادلوں کیطرح رونے لگا، برسا
من بروتاں بہ نگلیس ریشاں	میری مونچھیں اور داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔
ڈاہیں او ونایاں گشینتاں	اے منتخب جوانو تم سے التجا ہے
او مغیمانی پر سریں بچاں	اے امیروں کے جری بیٹو!
وذ رسا بالا دامہ رنجینے	زندگی میں دل میں حسرت باقی نہ چھوڑو
لے دنیائی ُمی رپتغا دیتھہ	اس دنیا کو میں نے گذرتے دیکھا ہے
پیریؔ گر بیر یا ُنکھاں رپتھہ	پرسوں گاؤں کی مالکن چلی گئی!

بالاچ	باللچ
بالاچ حسن گشئی	حسن کا فرزند بالاچ کہتا ہے
گورگیژ بلوچ گشئی	گورگیژ بلوچ کہتا ہے
ہون گیریں بلوچ گشئی	خون کا بدلہ لینے والا بلوچ کہتا ہے
بیورغ سیاہ کودءَ بہ زیر	بیورغ تلوار والے کو لے
موندر کھڑاں کم عقل ات	موندر شاید کم عقل تھا
طفلے از عقل ءَ سرشتہ	وہ طفل تھا جس کی مت ماری گئی
کاخت وہواں گورخ جتھنت	تھان پر بندھی گائیں زبردستی لے گیا
بھارت دودائی چرنت	جو دودا کے بھروسے پر قرب وجوار میں چر رہی تھیں
میر حملی ریگ سرا	میر حمل کے ریگستانی علاقے میں
داہندہ گشتنت زہیرانءَ	مالکوں کو غم وغصے میں چھوڑ دیا
آں شیپتھ غاں بوریں مزار	وہ غصیلا بہادر شیر

مارا ءُ شواراءُ بداں
ہمیں تمہیں اور دشمنوں کو

چو شیں بدانی ءُ نیاتا
آپس میں کوئی ایسی رنجش نہ تھی

گیشیں مالی لیکوے
اور نہ آپس میں مال مویشی بانٹتے تھے

شا دیتھیں کہ دودا زاہرین ات
تم نے دیکھا کہ دودا ناراض تھا

آں شیتھغی ءَ آختغ ات
وہ برہم ہو کر آیا

شوا مل کھش ءُ گپتاں جتھیں
تمہیں گھوڑی کی ٹانگیں کاٹ دیتی تھیں

ہوں پہ دفا گل گل کھتیں
اس کا منہ خون سے بھر دیتے

دودا بیاختیں پیادہ غا
دودا پیادہ حملہ کرتا

گو پادءَ لالیں موزہ غاں
پاؤں میں سرخ موزے

دوداتی کوڑی کفگ
ملٹے دودا کا وہ پیٹھ کے بل گرنا

تو کشتہ مرطیا ئی رئیس
تم نے بہادر رئیس کو قتل کیا

جندراں ہوتیں کا وڑھی
چند رام اور دلیر کا وڑھی کو بھی

کشتہ پدی چند نہ کت
اس کو قتل کرنے کے بعد خیال نہ کیا

دودا تہی میری رسلح
اے دودا تمہارے قیمتی ہتھیار

سنج و سلح سلطان پریں
بادشاہوں کے سے ہتھیار

ٹیکھاں پھلی بہرء گُھتنت
ڈاکوؤں کی طرح لوٹ کا مال سمجھ کر بانٹ لیا

ہول دبہ وی آں بُرتھنت
کمن فروخت کرنے والے زرہ بکتر لے گئے

من دیرہ وال دست اتنت
شہروں شہروں پھراتے رہے

کھاڑاں پہ رشیف دیتہ غنت
دوشیزاؤں نے غائیت رنج سے انہیں دیکھا

اُنزی ہونیں گریتھ غنت
وہ خون کے آنسو بہاتی تھیں

کوفغ سرو جیغ رء کھٹک
کندھوں اور سینوں کے کشیدہ کاڑھے ہوئے ملبوس

ما ونودنانی مینتغنت
وہ باہم گریہ کر کے تڑکتی رہیں

شوا کہ ہمے مڑ کشتہ غنت
تم نے ان بہادروں کو قتل کیا۔

زاناں بلوچ بے وارثہ انت
تمہارے خیال میں کہ بلوچ لاوارث ہیں

چراں کھایاں اڑدرا	جب سفر سے لوٹ آتا ہوں
بوراں گنداں بُجنتہ غا	گھوڑوں کو کھلا ہوا پاتا ہوں
ماں رواں غیر گشتغا	وہ شہر سے باہر پھرتے ہیں
بچاں گنداں شین گلا	بچوں کو برہنہ دیکھتا ہوں
داو رونت روش سرا	دھوپ میں پڑ کر سو جاتے ہیں
دوست نہ زندیتھ نہیراں	تمھ بہ بال نہیں سنوارتی ہے
ڑینگ نہ کھنت کوپغ سرا	اور نہ کندھوں پر پھیلاتی ہے
تفسی منی ڈیل مَلّغی	مارے دکھ کے میرا جسم جل اٹھتا ہے
کُنٹ کہیری اُنگری	جل کر کہیر ایک درخت کا انگارہ بن جاتا ہے۔
مومی بل بیتھو رِشی	موم کی طرح پگھل کر ختم ہو جاتا ہے
ماں زرمنیں پیراہناں	میرے قیمتی لباس ہیں
رنداں جھیڑاں گوں دلءَ	عموماً دل سے یہی جھگڑا رہتا ہے
دل چوں جواوءَ دا منا	دل مجھے اس طرح جواب دیتا ہے
بالاچ مزار، الستیز عنیں	بالاچ شیر ہے اور گرج ہے۔

بیوسغ نے جو قرض اپنے ذمہ لگا لیا ہے

اس دولت سے وہ سفید ملبوسات اور قیمتی
شالیں نہیں خرید سکے گا۔

خراسانی قبائیں اور مال و منال

بخشنے کے لیے وہ خرید نہ سکے گا۔

میری "چیلک" دگھوڑی) ہوگی

دودا کی مرصع تلوار

رئیس کی شیرنی گھوڑی اور

ربیوسغ کی بیل جیسی رسوتی گردن

بلیدی^(۱) ۔ لولی

لولی لولی منی پھُسغارا

دشیں واو منی بچارا

مرغے جنے سر کھاں

مرغے پوست مناں پکاریں

زکی پادہ غاں جوڑیں تاں

شنتاں پھرو تھی وسی ءَ

گشتی پتر و ورنگی سا

زکی روغناں زڑ دینا

میشی دھمبغاں گوڑ دیناں

روڑی بالنی بچانی

لولی لولی بچے را تھو بیر باتھے

بلیدی ۔ لوری

اپنے ننھے منے بچے کو لوری دیتی ہوں

میٹھی نیند میرے بچے کو (نصیب ہو)

ایک پرندہ شکار کرکے اسکی کھال نکالو

پرندے کی کھال کی مجھے ضرورت ہے

گھی رکھنے کے لئے چھوٹا مشکیزہ بناؤنگا

اپنی ساس کے لئے بھیجونگی

میری جان گشت دگھاس (گھاس کا فرش اور چیلان کا سایہ

مشکیزہ میں زرد رنگ کا گھی

بھیڑوں کی چکتی کا گوشت

میرے بچے کو نصیب ہو

اپنے بچے کو لوری دیتی ہوں تاکہ اس کی عمر دراز ہو

بلیدی۲۔ لولی

عالم دین پھل گدیں ورنا بی
بندی ہر شئیں ہتھیاراں
ڈھال توپک کاٹارءَ
زیری وجابہءَ موڑ تھینا
شیرازی کُرتءِ رندیءَ
تھاشی مرکبءَ ترندینا
جگدالیں جاں پرامی
داتھی دیرواں آنہیناں
تراجراں دیاں سہرینا
زراں ات دیاں نغدینا
ہیرتھیں لپہ سہرانی گوشتاں
مرزی شکلاں شہرے غاں

بلیدی۲ لوری

میرا عالم دین خوش پوش جوان بنے
وہ اپنے چھوٹوں ہتھیار کو زیب تن کریگا
ڈھال بندوق اور خنجر
وہ تیروں بھرا ترکش اٹھائے
رندوں کی شیرازی تلوار
منہ زور گھوڑی دوڑائے گا
جب گاں عورتوں کو ورغلائے گا
انہیں وہ یہ لالسے دے گا۔
تمہیں سُرخ کپڑے دُوں گا
نقد رقم دُوں گا
بکرے کا گوشت کھلاؤں گا
شہروں کے مصفیٰ شکر (مصری)، لا دوں گا

چو جتی من ولا راضی بی	جب وہ جدگال عورت تمہاری محبت میں گرفتار ہو جائے گی
گوں تہو ہم پوشش گال کنئے	تو وہ تم سے اس طرح بات کرے گی
روش من دیغریں کو ندا جت	جب سورج رات کو گھٹنا ٹیک لے
کوہانی سرا ڈولوبی	اور پہاڑوں پر جھک جائے
استار من مُشرہ ساہرا بنت	ستارے اندھیرے میں چمکنے لگیں
سنج کمن دو تھی، مرکھو اُتر نذین ءَ	تب اپنی تیز گھوڑی پر زین کس لینا
ہما دربکھو کین گمیت ہو چکا	کو دنے والی سیاہی مائل سرخ رنگ گھوڑی پر
بیاری وال منی پاکیزہ	میرے گھر کے پچھواڑے آجانا
بندی دامنا گزے گا	کسی گز درخت سے اسے باندھ لینا
نندو بجھ من ءَ ہیل بی	وہاں میرے انتظار میں بیٹھ جانا
چو پُنتوں سر گیت گو کان بروت	جب پُنّوں گاؤں کی طرف جائے
سردا بار تھو وتھی گامیشاں	اپنی بھینسوں کو لے جائے
ہرگ وائی تیں واوءَ برو	جب بڑھیا سونے جائے
مالگام ءُ گام کھناں ءَ کھایاں	میں تیز تیز قدم اٹھاتی آؤں گی۔

کھایاں واں تہی بالادہ	تمہاری آغوش میں آجاؤ نگی
سنڈل وبش ولو وبش بالا	ہم اطمینان اور خوش دلی سے بیٹھیں گے
چو استار باگو بے ساہرانی	جب صبح کا ستارہ ظاہر ہو گے
مو کل دنے منی جندارا	اس وقت مجھے جانے کی اجازت دینا
نواں نہوں ایں لغوز نفری بیا نیتھ	مبادا بزدل نہ وں آجائے
نواں راندھی وائی ما غابی	مبادا بڑھیا جاگ جائے۔
تہو برو وہتی میڑدا رندی آ	اور تم رندوں کی محفل کو لوٹ جانا
سردار کاشدے شتشی وا	(تمہیں بلانے کے لئے) سردار تمہیں ایلچی بھیج کر بلوائے گا
بیارے رہزنیں عالم دین عَ	رہزن عالم دین کو بلاؤ
می جنگیں گوں وژمن عَ جوڑ بیا	زبردست دشمنوں سے ہماری جنگ چھڑ گئی ہے۔
داجل دہڑ ندھڑداں	داجل اور ہڑند کے نوجوانوں سے
زیروں گھوڑہ واں گرا ینتاں	ہم بہت سے گھوڑے (گھڑ سوار) لیجائیں گے۔
جم بے نُن ہزاری نوجان	ہزاروں کی تعداد میں فوجیں حرکت میں لائیگے
باہن بیل کھنن ہوئی یاں	اپنے جانی دشمنوں کو نیست و نابود کر گئے

لولی یاں دیاں بچّا را
بادشاہ کہ بُڈا آہیں کھت

اپنے بچے کو لوری دیتی ہوں
اللہ تعالیٰ میری دعا کو قبول کرے

بولی ۳

فِلانکیا جنک لوٹنت

پہ وشیں گگبنڈ نازیکاں

فلاں نہ کھیئت ادجکاں

دستامن گزاریں کاریں

وتی براتھ سُتنا شلواری

آریفا کھوائے دوشی

پہ ناخا آکمانی جھل لے

پہ ماتھا کُپھی تھویں پھشکی

پہ وتھ جمہ ئے جیغئے کھت

لوری

اے فلانی لڑکیاں تمہیں بلا رہی ہیں۔

تاکہ تھوڑی دیر کے لئے محفل کرگیت گائیں

اے دوشیزاؤ! فلاں نہیں آسکتی ہے

وہ کام میں مصروف ہے

اپنے بھائی کے تقریب ختنہ کی شلوار سی رہی ہے

اپنے باپ کے لئے کرتہ سی رہی ہے۔

چچا کے تیر کش کے لئے پوش تیار کر رہی ہے

ماں کے لئے کشیدہ قمیص کاڑھ رہی ہے

اپنے لئے خوبصورت کرنے پر کشیدہ کر رہی ہے

لولی ۲

نازی ءِ جتہ سرا دھیں کل
گرڈ دگمبناں حجاڑیں نا
سیاہ آف بھکیس گھڑا
دھتی بیرکءِ بندی ہندا
گوانکہ جت پتے ناخواں
براتھاں سوھریں رنگیں نا
ناخوئی مزاریں بچاں
تری ءِ پھسفیں سولیناں
رشوا، بیاٹت ماں مں منی جیار کلاؤ
نودھاں اڑمری ناسبنجھہ
نواں شوے میری ہتھیار لسنت
نواں شوائے موڑتیں حابہ ہامنب گرٹت

لوری ۲

نازی نے اپنا خوبصورت خیمہ نصب کیا
در گنبدوں کہ جیسے پہاڑیوں کے اردگرد
گز کے چند سرسبز درختوں کے قریب چشمے کے
پاس
اپنے آباؤ اجداد کے مسکن پر
اپنے باپ اور چچا کو طلب کرتی ہے
اسکے خوش وضع بھائیوں کو
اپنے چچا کے شیر دل بیٹوں کو
چچی کے سلیقہ مند بچوں کو
تم سب میرے گھر کی چار دیواری میں جمع
ہو جاؤ ورنہ
شمال کی طرف بادل چھا گئے ہیں
ایسا نہ ہو کہ تمہارے قیمتی ہتھیار بھیگ
جائیں
ایسا نہ ہو کہ تمہارے کمان کے تیروں کو
زنگ لگے

مولدے ننگودی تُرین	نوکرانیاں لا رہا ہیں۔
گوخاں من لدھا میشینھ	بچھڑوں نے گائیوں کا دودھ جنگل میں پی لیا۔
بگا گا جرٹو گواز ینتھ	اونٹنیاں گو جرٹو سے نکل گئیں
لولی یاں دیاں وھتی جنکارا	اپنی بچی کو لوری دیتی ہوں

بیوسغ	**دیوسغ**
سیں ناگور تھ سوریا دوئیمن ءَ	سوری کے دونوں جانب بادل ایسے برسے
باہر پوشڑواں گورپہ گوریناں	جیسے باہر کے دونوں لڑکے اکٹھے جا رہے ہیں
سوا ہا بانگوشے ما پہادھ کھایاں	ایک صبح سویرے جب میں پیدل آ رہا تھا
جنے کھتے اڑ من ود یماروان ءَ	ایک دوشیزہ کو اپنی طرف آتے دیکھا
دُوئیں سر کوفہ غان چاپا جان ءَ	اپنے بازو اور کندھے جسم ہلاتی ہوئی
تراہو خیں ما دیمنی کنداں دیاناں	دیکھنے میں ایک شوخ گھوڑی کی طرح تھی
دوئیں چم کدہی آسی بلاناں	دونوں آنکھیں شعلوں کی طرح دھک رہی تھیں
سراچو تڑا کہ شئے تیغاں بہو خیں	اس کی ناک تلوار کی طرح تھی۔
پسٹ اڑ عاشق جان ءَ گزو خیں	عشاق کے جسم میں اترنے والی تلوار تھی
منے لوہاراں وڈھو دیوخیں	میں لوہار بن کر اس کو تیز کر دوں گا
مرخن گدھر شوز ہے دوراں تلے ناں	ان تالابوں کے تازہ پانی میں اپنے کپڑوں کو مت دھوؤ
سوہاگ منغ بیگہ ہاوت آف کھایاں	شام کو میرے اونٹ یہاں پانی پینے آئینگے

مناں ڈونیستینوں ہانک جنانی	اے سرتاج نسواں! اس میں میرا قصہ نہیں
مناں بجانیئں نئی جان ءِ گدانی	جبکہ پاس تمہارا ان جلوؤں کا کبھی تیمہ نہیں ہے۔
نزہ ایں پھٹ ءُ کھنو اور یشانی	تمہارے پاس تو ریشم کے کپڑے ہیں
بہشتا ہاتھ نئی ماتھ مکہ نانی	تمہاری پاکدامن ماں کی جگہ جنت ہو
ترا پیدا کھنۃ اسی ہانک جنانی	جس نے تم جیسی سرتاج حسینہ کو جنم دیا
بیا ہو پیر دلی لوڑی موژانی	اے میرا ہی پیر دلی جلد آجا
بیا ہو زیرہ منی شیئر ریلی آ	آ اور میری اس نظم کو ازبر کرلے
گوشتے اودھا کہ گراں ناز نگوشی	اور اس جگہ سنادے جہاں گراں ناز سنے
دنیائی ربیچہ عزت گوشغ دروشی	یہ دنیا فانی ہے یہ میلہ دو دن کا ہے
نواں من کوڑہ و امارا شموشی	ایسا نہ ہو کہ اس فانی دنیا میں وہ مجھے بھول جائے
مئیں دل جوڑ بیتھا ڈیل ءُ تئی ءَ	تمہارے حسین قد نے میرے دل کو ڈھارس دے رکھی ہے۔
تھو بیئے اشتکلو پٹا چیر و خیں	اگر تم صحراؤں میں چرنے والی غزال ہو
منے تو بچی بال پہنا دگر وخیں	ہم تمہاری جانب آنے والا ایک تیز بچہ ہوں
تھو بیئے اگر بہرہ فی تازی تھتشوخیں	اگر تم بہت عمدہ عربی گھوڑی ہو

منی اوزار باں چابک جنوخیں	میں چابک بدست شہسوار ہوں
تھو پُھلے کہ ماٹپا روزوخیں	اگر تم لالۂ صحرا ہو
من بینغ مہسک دم دم کھنوخیں	میں شہد کی مکھی ہوں جو اس کے ارد گرد طواف کرتی ہے
ہو پھل سرا واس گرو خیں	جو ہر پھول کا بوسہ لیتی ہے
من کھا ختاں بو لکے ہلکا وتھی آ	جب میں اپنے قبیلے کی بستی کو آ رہا تھا
بگنداں احمدانا کیہوی	احمد خان کو محو حالت میں دیکھا
رواں من پہ بینو بھینی جھوکا	پھر میں "بھیں" اور "بہانی" کے مسکن پر گیا
من سنشتاں مہرمے بارستی عَو	میں نے ایک خفیہ قاصد بھیجا
کھنے نمالوم منی ہنجیں پری عَو	کہ میری پری کا پکیزہ نس کا پتہ چلائے
دا مندری گوں حسا من گلی عَو	اس کی پہچان یہ ہے ہاتھوں میں انگوٹھیاں گلے میں ہار
گوریں تھاویذ گوں زریں ہتلی عَو	اور گلے میں چاندی کا تعویذ
پھلو ہا چھاپے ماسوزیں جھبڑی آ	نقرہ بادلوں میں بجلی کی طرح چمکدار
بناتی پب شیفاں نجملی آ	پاؤں میں بانات اور مخمل کی چپل
رووا تا بیائت داں ڈیلا من آ	وہ میرے پاس آ ئی

شلانا بیا نیتھ چوراہ تپاڑہ دہی ءَ	چودھویں کے چاند کی طرح نو بہ ساقی پری آئی
بہ سندول لوزخ ءَ سالوخ مے دلی ءَ	نئے شادی شدہ جوڑے کی طرح خوشی کے ساتھ ہم بیٹھے
مناں سے پاس نیا ما ریا دہی ءَ	رات کے تین پہر سے بھی زیادہ دیر تک ہم مجلس کرتے رہے
کتنوں موکل دِتھی ہنجیں پری آ	جب ہی پری پیکر ہم سے رخصت ہوا
گلے انزی ترا فوز ترہ نہ بیتھ عی آ	پھول کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے
کنا نتی نزمہ عیں جیغا دِتھی آ	اور اس کے حسین دامن پر گرنے لگے

شہ مریدءُ حانی	**شہ مرید اور حانی**
رنداں کچہری آکھتہ	رندوں نے ایک دربار منعقد کرنے کا اہتمام کیا
میر چاکرہ کل ئُنا	میر چاکر کے محل کے قریب
گوشتہ امیریں چاکرا	میر چاکر نے پوچھا
دوشی گروخاں چوں پٹا	رات کو کتنی بار بجلی چمکی
کسانہ داتہ شاہدی	کسی نے گواہی نہیں دی
سَردارا! نیں کہ جُبڑے نیں جمبرے	اے سردار! بادلوں کا نشان تک نہیں تھا
باج اژ جمبراں تھاما گروخ	بادلوں کے بغیر بجلی کیسے چمک سکتی ہے
زغریں زمستانی شپے	موسم سرما کی سرد رات میں
گُڑے مرید دیوانہ گُشیں	دیوانے مرید نے کہا
سَردار ہمارا ماکھت	اے سردار مجھے معاف کردے
من کہ تھرا راست گُشاں	میں آپ کو سچ سچ بتاؤں گا
اگیڑاں مرد کشت نہ بیت	سچ بتانے والوں کو قتل نہیں کرتے

راستیں نشانیاں دیاں	میں صحیح واقعہ بیان کروں گا۔
دو شی گروخان سئے پڑءَ	رات بجلی تین بار چمکی
سیبمی براشیکاں رجتہ	تیسری بار چمک غیر معمولی تھی
داں دو براں شاماں کھتہ	پہلی دو دفعہ بہت تیز چمکی تھی
گال امیریں چاکرءَ	میر چاکر نے فرمایا
بھلو مُبارک لبس غا	واہ واہ مبارک اپنے بیٹے کی سنو
گونا روائیں قصوءَ	اسکے جھوٹے قصے کو سنو
گو چاکرہ ماہیں جنءَ	چاکر کی ماہ پیکر بیوی کے متعلق
کھشتی موارک لترا	مبارک نے اپنی پیزار نکالی
جنت او مریداں سرا	مرید خان کے سر پر لگائی
بائےعُمرید بدکاریاں بدُفعلی و بدراہیاں	تم بدکاریوں اور برے افعال کو ترک کردو
گو چاکرہ ماہیں جناں	چاکر کی ماہ پیکر بیوی کے متعلق کچھ نہ کہنا
چاکرہ بدھیں مرٹھے نیں	میر چاکر بُرا شخص نہیں ہے
گوانخ ہیزالہ رند چڑھ بیتھ	ان کے متعلق اشارہ ہے پیزار علی رند اٹھتے ہیں۔

پوشیداگوں زندیں نیاں
"بارشوں سے لیس اصیل گھوڑوں پر"

کالے مرید دیوانہ عنین
دیوانے مرید نے جواباً کہا

آں چاکریں من وی شہ آں
اگر وہ امیر چاکر ہیں تو میں شے مرید بھی ہوں

من وہ بدیں مرڈولے نیاں
میں بھی کوئی بُرا شخص نہیں ہوں

آں گوں ہزاراں چڑھتیھ
اگر وہ ہزار دل (جوانوں) کے ساتھ اُٹھتا ہے۔

ماگوں وتی ہمزاد غان
تو میں بھی اپنے ہمزاد فقرا کے ساتھ

جوانیں نہ دیتھئے سومری
اچھا ہے کہ تم نے میری محبوبہ کو نہیں دیکھا

ماڑی لڈوخیں پری
محلوں میں قیام کرنے والی پری

شہر جنکھ و دیروان
شہروں کی پریاں سولہ سنگھار کریں

حانی گو بیدوشیں گدا ں
حانی سادہ کپڑوں میں

ایدی مناں کرپے وتھاں
یہ میری ہی ہمت ہے کہ میں ابتک جو اس میں جیوں

مانیل ءُ زنزیاں نیاں
میں زنجیروں میں جکڑا ہوا نہیں ہوں

ما درز کلا تیں آسیناں
نہ میرے ہاتھ میں ہتھکڑیاں ہیں

لوہار پہ باس ءَ گرمان
کہ لوہار انہیں آگ میں رکھے،

گوں دمکن ءِ گوات دفاں
دھونکنی کے ساتھ گرم کرے

چو پہ منے دیوانہ ءَ
اگر میں دیوانہ ہوں

پرما میارے تھوادان
کیوں لعنت ملامت کرتے ہو

ملاگوں بازیں کہا غذاں
ملاؤں کو کاغذوں کے ڈھیر کے ساتھ
(کیوں طلب کرتے ہو)

دست لبتہ غو سریں جتکہ غا
ہاتھ باندھ کر اور سر جھکا کر

گڈا اڑموارک لترا
مبارک کے جوتا مارنے کے بعد

قولیں کہ تراشاں چوٹوءَ
میں نے قسم کھائی ہے کہ اپنا سر منڈا دونگا

میری سلحہ ہاں ایر کھناں
اپنے قیمتی ہتھیاروں کو ترک کردوں گا

جان کڈا کوکیں گدھاں
جسم سے قیمتی لباس کو بھی

ایشاں دیاں میر مندو ءُ
ان کو میں میر مندو کو دے دونگا۔

حانی ءِ سلطانیں پت ءَ
حانی کے بادشاہ صفت باپ کو

عالی ءُ ہمبی کیغزیں
حسین حاتی ان کا خیال رکھے گی

از نود نیمی ءُ جھڑاں
بارش بھی اور بادلوں سے،

پہ کاٹو ءُ پہ عالی ءُ
تاکہ کالو اور عالی کے کام آسکیں

بوراں کھلاں بستہ غا
گھوڑیوں کو بندھا ہوا چھوڑ کر جاوں گا

کل دفا ءُ آ ہیزرا غا
خیمے کے دروازے پر

ماچو تو ہر لیشی پروت ءُ
ستر کے لئے گز بھر کا کپڑا کافی ہے

ماگوں ہمے مڑداں رواں
میں ان لوگوں کے ہمراہ جاؤں گا

گوں کیندیں برا بندغاں
صحرا کے ننگے بھائیوں کے ہمراہ

ر تحقیق اُ ودج رواں
میں حج کے لئے جاؤں گا

حج درا زارت کھناں
حج کی درگاہ کی زیارت کروں گا

سی سال ہمیں گوں گار کھناں
تیس ۳۰ سال وہاں گزاروں گا

سی سال سالی کو نثاں
تیس سال اور کچھ زمانہ گزار کر

رشہ کہ واز گردے کناں
ایک دن جب میں واپس ہوا

کھاٹیاں من رِندی بولکے	رندوں کی اک بستی میں میر اگند رہا
رنداں کمان وشادہیں	رند نشانہ بازی میں مشغول ہیں
رنداں نشانے اڈیتھ	رند تیر اندازی کر رہے ہیں
میر چاکر کل ئُہنا	میر چاکر کے خیمے کے قریب
نیں بڈاں فقیر تیرا جنت	اب فقیر کو تیر چلانے دو
من رچکیتھ دار سیر کھتہ	جب چلہ کھینچ کر میں نے نشانہ لگایا
رنداں ہمیدا کیس کھتہ	تو رندوں نے شبہ کیا
زاناں مُرید ہی پھیل گدیں	مبادا یہ وہی خوش پوش مرید ہو
وہیں کمان واڑہ ہیں	آ ہی کمان کا مالک
بیارے مریداں ءَ جُتا	مرید کا تیر کمان لے آؤ
وہیں کمان آڑتھ ارش منی	پھر آ ہی تیر و کمان لائے
سرجکی پھوچاں کھتہ ای	بوسہ دیا اور آنکھوں پر رکھا
ایر جیغ دہ جیغ کھتہ ای	کمان پر رستی چڑھائی

یک اے نشانی ءَ جتھہ	پہلا تیر ہی نشانے پر لگا
دھمی من تیر ءِ براورا	جب دوسرا تیر پہلے کے برابر لگا
رنداں ہمیدا زانتھ غاں	تو رندوں کو یقین ہو گیا کہ میں مرید ہوں
جاہے مریدیں پھل گدیں	یقیناً یہ خوش پوشاک مرید ہے
لوہیں کماں ءِ واڈہ ہیں	آہنی کمان کا مالک ہے۔
گڈا حانی مسکانی مرید	تب اور حانی مشکبو مرید
سی کوٹہ دی آڈھکے تھہ	ایک کمرے میں ان کو بٹھایا
مستیں مرید چو پیرھ وا	سرکش اونٹ کی طرح مرید مست ہے
گاسے مرید دیوانہ غا	دیوانے مرید نے کہا
حانی دا نتھو کہ پھکار تھئی مناں	اس وقت جب مجھے تمہاری ضرورت تھی
مہر نیار تھو کوہیں دلا	پتھر جیسے دل میں محبت نہ تھی
دوستار میر ین چاکرا	میر چاکر کی محبوبہ بنی رہی
نیں ورمال جنو کہیں رختہ غاں	اب جب بندوق میں بارود نہیں رہا

نیں مہ تھئی گیگا نیاں	اب میں تمہارے قابل نہیں
اڑ سنگتا کھرّو مہ خان	مجھے اپنے فقیر دوستوں سے جدا کر
اڑ دیدہ غاں کھورمہ خان	میری آنکھوں کی بینائی نہ چھین
نیں کہ مریدا پھشت کھتہ	اب مرید لوٹ گیا۔
رندیں جناں وس داس کھتہ	تب رند عورتوں کو تشویش ہوئی
حانی ءَ شی مہ ام سراں	حانی نے اپنی سہیلیوں سے کہا
ما شیغاں سریامن گوارا	میں اپنا دوپٹہ اپنے گلے میں ڈالوں گی
گیز گام بھر دیما رواں	بیس قدم تک اس کے استقبال کو جاؤں گی
باشاں مریدا بیردیاں	شاید مرید کو واپس لا سکوں
شے کیندریں براہندغا	قلندروں کے گروہ سے
نیں کہ دلے جنم کھناں	اگر مجھ سے ملتفت نہ ہو
دست نشانی ایرگراں	تو اس سے کوئی نشانی لوں گی
ایشیں مریاں جواد	یہ مرید کا جواب ہے

منی وست نشانی گم ببی — میرے ہاتھ کی نشانی گم ہو جائے

منی دل از گناہاں بار ببی — میرا دل گناہوں کے بوجھل ہو جائے اگرچہ یہ دوسری نشانی دل

مائی حانی ءِ شیئر	مائی حانی
بالاچانی مائی گشئی	بالاچانیوں کی مائی نغمہ سرا ہے
مائی حانی میر دوست گشئی	میر دوست کی دختر مائی حانی کہتی ہے
مائی رانی سالار گشئی	سالار کی دختر رانی نغمہ سرا ہے
مٹھا نیکیں دعات گشئی	مٹھا کے لئے دعا کرتی ہے
بخشائی ءُ واتہ غیں دادوں قبولاں	اللہ تعالیٰ کی بخشش مجھے قبول ہے
ہُدا داداں دیات درمندہ گاما	اللہ تعالیٰ خوشی شادمانی محتاجوں کو عطا کرے
ہُدا بچاں دیا محتاج دلانا	اللہ تعالیٰ محتاج دلوں کو بیٹے (اولاد) عطا فرمائے۔
کھیزاں دوست ہموں شاہ زادہ غاں را	اچھے رفیق شہزادوں کو عطا کرتا ہے
سوہ کیں بور ہموں نیک ءُ بدارا	خدا اچھے برے سب کو گھوڑیاں عطا کرتا ہے
الہیں کہ پت بچاں مزن کھن	اے الٰہی تو ہر کسی باپ کے بیٹے کو جوان کر دے
مزن کھن مشکن ءُ سلطان ذریا	اور (میرے) سلطان صفت مٹھا کو جوان کر

جبھی علم قرآن آما لو میا — اس نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی ہے

ہماں شیریں زوانا عالمی آ — اسے عالموں کی شیریں زبانی حاصل ہے

پھدے ہاں پر بوری تاشغی با — جب جوان گھوڑے دوڑائیں

بی نخاشی مرکہ وال شیر گمبذیں نا — تو وہ شیریں جیسے چلانگ لگانے والی گھوڑیاں دوڑائیں گا

بریفی کر گزاں پیرا و نرڑیں نا — اور شوخ و طرار دوشیزاؤں کو اپنی محبت میں گرفتار کرے گا۔

جنئے پچادا من آن تاسیں رکیغا — سٹھا بچکی ترکابوں میں پاؤں ڈالے گا

جنئے پچادا ہندی آبے بندہ ملے — اور ہندوستان کی بنی ہوئی تلوار کو باندھے گا

جنئے چاپا صوبھیں دان یانی — اس کی سلیقہ شعار بہن "دانیانی" تالی بجائے گی

جنئے چاپا من سیرا مٹھن ءِ غا — سٹھا کی شادی میں رقص کرے گی

لہادے ریبڑ ویں پھشک سُری یاں — شادی کے تحائف ہیں، سرخ کپڑے اور دوپٹے آ رہے ہیں

لہادے ھنکویں درکا لکاں — کانوں کے لئے سونے کی خوبصورت بالیاں

سٹھاں پدھ ساہ لہادے جُھنتی دماما — سٹھا کا باپ ڈھول بجائے

لہادے پدھ ساہ لہادے دہ گوالغا ما — اس کے قریب بیٹھے ہوئے سٹھا کو لوگ انعام دیں۔

پھد ساہ دیائی بور گو لغاں ما — گھوڑی زین اور لگام کے ساتھ بخش دے

پھد ساہ دیاںٔی دست کھواں نا	اپنے ہاتھ کے تیر و کمان کو بھی
مرد شی حجن او باندا دروشین	آج کا دن حج کی طرح خوشی کا دن ہے
مردشی جھڑ مکھتہ نو داں ہدائے غا	آج اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بادل چھائے ہیں
گوارہ تھو بہ اساں سمی نا	خراسان کے بادل خوب برسے
جھتی مرد اوری ترمپاں بہ ریشی	ان سے موتیوں کی طرح بوندیں چمکیں
بہ معینت مٹھو رسو ہیں سلیھاں	(جس سے) مٹھا کے سنہرے ہتھیار بھیگ جاتے ہیں
ہزاری تو پکا نام گپھتہ غیں آ	مشہور زمانہ ہزاروں کی قیمت والی بندوق بھی
ہر لوی اسپر اپھل بستہ غیں آ	حریر کی پوش والی پھولدار ڈھال کو بھگو دے
تھی براخیں کھنہ واسیراں منے نا	سیروں اور منوں وزنی تلوار
تھی کا تار کا چار نورہ ہنیا	تیرے چمکدار نقرئی خنجر اور کٹار بھی
بہان رہ سیلوہ آرہ یشین عر	گھوڑی کے چہرے پر پڑی ہوئی ریشمیں چادر
سر بہ آو بھشت پاں بنیا	اور پشت پر پڑی ہوئی ریشمیں چادر بھی بھیگ جائیں
بیایا مٹھا گوں پاکیں نماشاں	آجائے پاک نماز پڑھنے والا مٹھا
مئے آیا تھنت تھی جوریں حسد لئے	تیرا حاسد دشمن نہ آجائے

پھواں کراشتی وشداں گنوخ انت
جو تیرے حسد کے مارے دیوانے ہیں

منی ہانسر ادغ رعو سیر توا ما
میرے بیٹے کی شادی کے جشن میں

ہ پرے سینبت میر بجپہ رودیں دماموِ
بڑے بڑے نقارے بجیں

بہ دریں بنت دریم بہ عیش وشیں ہمو وقت
نقارے ہمیشہ اسیطرح گونجتے رہیں

مٹھا مُسالم بی تھرا ہے صاحوی تخت
اے میٹھا! امیری تخت تیرے لئے ہمیشہ
قائم رہے

رسول ع چمبہ دیں سلطان بلند بخت
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دست مبارک کی عنایت سے ترا مقدر سلطانوں
کا ہو

بیارے مشھن رعو سیلاں دلی غان
میٹھا کے دلی احباب کو لاؤ

بیارے تھی نوکراں زرگپتھ غیں آں
زرخرید غلاموں کو بلاؤ

بیار ہیتھ لنگہ واں نورھند ونیاں
اچھے مغنیوں کو طلب کرو۔

بیار زرنت تیل میٹانی کتوراں
تیل اور گاچی سے بھرے ہوئے کٹورے
لے چلیں

بیار تھی برانھوُ وجوئے بہ ہو خیں
اس کے بھائی اسے نہر پر لیجائیں

بہ شودنتی چوٹ واصدا آسر بینا
صد ہا تمناؤں سے اس کے بال دھولیں

بیار تھی ہمیہ ما وَ ڈگپتھ غینا
پھر اسے مجلہ عروسی تک لائیں

ہماں کٹا ور کلا گورہ غینا
وہ پلنگ جو سفید پردوں سے مزین ہے

ہماں کٹ ءَ کہ پہ مسکاں نوشتہ	اس پلنگ پر جو مشک سے معطر ہو
چاریں پہادہ عین سرکنڈ فاراتی	اس کے چاروں پائے صندل کی لکڑی کے بنے ہوئے ہوں۔
ہواں بوفا پہ موتی جڑینا	جن پر موتی جڑے ہوں
ہواں کھٹ بُنا تا لئے جلشکی	پلنگ سے نیچے ایک چمکدار طشت ہے
ہواں تھال بُنا ہانا شراداں	اس طشت میں شراب رکھی ہوئی ہے
شراداں تنگ دیے ءُ مسکان تلیدہ	شراب پی کر ہاتھوں پر مشک ملتا ہے
جنکھے کہ رزینتھ دزگو ہاراں	دلہن کا اس کی سہیلیوں نے سینگھار کیا ہے۔
سرے لو ہیں پھٹ کناراں	سرخ دوپٹہ جس کے کنارے ریشم سے ہیں
گو سے پھریں گوں بادام ہاراں	گلے میں بادام کے دانوں کی لڑی ہے
نصیحت اے گوشاں بیر جنارا	گاؤں کی مالکن کو نصیحت کرتی ہوں
منی ہانزا دغے قدرءَ بزانے	میرے بیٹے کی قدر و قیمت سمجھے
سراگوں نخنگویں ہولابی تولیں	سر پہ سنہری خود پہنتا ہے
گواراگوں پہچ زرکارے قوابیں	جسم پر چاندی کے زرکاری قبا ہے
مروشی وڑدیں لوزخ گلیں مانھو	آج دلہن کی ماں بے حد خوش ہے

دلم ءِ من گورا غیں کل نہ ننذی	خوشی کے مارے مجھے خیمے میں آرام سے نہیں بیٹھ سکتی
دتی ناماتھ ءِ گندی پھُل گدھی آ	جب اپنے جامہ زیب داماد کو دیکھتی ہے
دتی ماہیں ءِ جنکھا ماں ڈنکی آ	چاند پیکر بیٹی کو مجلہ عروسی میں
نی ماں زدغے سیر ءِ توار	میرے بیٹے کی شادی کے جشن میں
سری نائے ءِ شفت کوہا پھا سوئی	مالدار پہاڑوں کی چوٹیوں سے اترتے ہیں
ہر ایری جنجا اُو پھاداں سوا سنت	کسی کے پاؤں میں برات کی اور کسی کے پاؤں میں پشین کی بنی چپلیاں ہیں۔
ہما گاٹی تھرا تیری گوا سی	گاشیت کی چوٹیوں پر بادل برسیں
کٹھبو لوڑ گومین ہاراں کاری	کہ ٹبو میں زبردست سیلاب آئے
بہ ودھا باز بارہ ہزاری	شادی کے اس جشن میں بارہ ہزار سے زیادہ لوگ شامل ہوں۔
تمن ءِ سبھریں وُرستیں مزاری	جملہ قبیلوں میں مزاری طاقتور ہے
حسے واں لیکھہ دیں لکھ ہزاری	اگر ان کو شمار کیا جائے تو لاکھ سے تجاوز کریں
الہیں میں گوشتہ غیں گالاں قبول کھن	اے خدا میری اس التجا کو قبول کر!

گواہرام

گواہرام نود بندغ لاشاری گوشی
رند و لاشاری کٹا کُتّاں گوشی
وسماں جواناں مُلک بلوچانی
سوزنت میلاہے دروے سیاہ جو
گور چرو دانانی مُلاقِ تاں
بر پتھی وقتے رکیا داکھاختاں
گو کنارانی پھگہ گیں ونگان
من نظر حدّھ پھنہ رختہ عنیں چمّاں
اژمنو دیمار دشتے رستا
چاکر وہ رانی نزہاں نز نیگیں
راجی اثہ بینی آبہ گرٹو ینتھ
کوہ سرو گھشان بہ پٹّین تھ

گواہرام

گواہرام حلف نود بندغ لاشاری کہتا ہے
رند اور لاشاریوں کی جنگ کے متعلق کہتا ہے
بلوچوں کے زرخیز علاقے ہمیشہ آباد رہیں
میلا کے دہانے کے علاقے سرسبز ہیں
وہ مولا کے دامن گور خر چرتے ہیں
جب وہ وہاں آئے
گوشت کے کباب تھے
جب میں نے سرخ آنکھوں سے دیکھا
مجھے اپنے سامنے ایک رستم نظر آیا
چاکر نے اپنے مضبوط تیز رفتار گھوڑے پر
قبیلہ کو "بینی" کے مقام سے واپس کر دیا
پہاڑ کی چوٹیوں اور گھاٹیوں کو عبور کر دیا

دپ ءِ رندان باں عنیں بوران
رندوں نے گھوڑوں پر سوار ہو کر

چہ شوار سنج اتھ عظر ریشاں
اے گھنی داڑھی والے تمہارا رنج والم کیا تھا کہ تم نے حملہ کر دیا

گون اتھے بنگو پر ہزار گنجیں
تمہارے پاس تو ہزاروں خزانوں کا شہر بنگو پر تھا

چھتر او شاہی پھشّن و بازار
چھتر کے میدان اور شاہی بازار

شاہی دوست (من) ماڑی آں اتھاں لالیں
تمہارے محبوبہ کا مسکن محلات تھے

کردگار منتے من لوٹاں
اے پروردگار! میں ایک منت مانگتا ہوں

خاوند باجانی بالادھ باتھاں
اے رحیم! میں ہمیشہ فتح ونصرت کے جھنڈوں میں جھومتا رہوں

یک صد واتھ وہ صد امیدیں
تو نے سو نعمتیں عطا کیں ہزار نعمتوں کی امید ہے

مناں امیت کھیر زنجیں
مجھے امید ہے کہ مجھے سرسبز زمینیں ملیں گی

آں رو امید ھنیا تھ چو شیں
اس سے پہلے مجھے کوئی ایسی امید نہیں تھی کہ

یاسرا کایاں رند ءُ ڈومبکی
رند اور ڈومبکی ایک جگہ آ گئے

بازا جتوئی طنا والی
طنابوں والے جتوئی اور بازنز

حق اَدو ہلکا ءَ برتھا چونا
گاؤں سے گاؤں کو کاٹ دیا

مالمی چونا بے گنا سکینا
مالام ناحق قتل کیا گیا

چاکرِ عقل چہ نزانہ غان کم بہ	مجھے معلوم ہے کہ چاکر کی مت ماری گئی ہے
پیر ولیءِ گوں وانہ غو ہو شیں	اے پیر ولی تمہاری عقل رفت و نابود ہے
سر نہ داشتے تو چہ گوا سرپ میر جان	اے دلیرو سرنج میر بلانہ افسوس ہے کہ تم اپنے سر کی حفاظت نہیں کر سکے
دال نلی آءِ ہو تھنگ دفیں گٹا	درہ نلی اور اس کے تنگ دہانے تک
رند اشتانزیاں ہزاری آں	رند ہزار ہا عالیشان کے عربی گھوڑوں پر
ایرہ بختاں پچہ موزہ عنی پچاداں	لال رنگ کے موزے پہنے ہوئے اُترے
مادی گوں میری جسریں پچوزان	میں بھی امیرانہ افواج کے ہمراہ تھا
اوسر اٹھی ہانی بے ایر ختو	غلاموں کے ساتھ اُترے
کشتہ ما نا مانی ملک میراں	ہم نے نامور میراں کو موت کے گھاٹ اتارا
گو دو شیہکی بنگہ دیں بچاں	شیہک کے دو بہادر بیٹوں کے ہمراہ
ہر دو شہرو ہیں سیر تمایُنا	دونوں سرکش اور دلیر تھے
ناسریں حل کیہر اشیمیں	ناسمجھ حل اور بخیل کیہر بھی
چُن اَرد ہو تیں او سغر گردیں	دلیر جیئند اور قوی تحفر
رہ جیئند و پیروز شاہ مثانی یانی	ایک جیئند اور قابل فیروز شاہ

اڈنہری رنداں گور گشئیں عالی	رندوں کے سرداروں میں سے گورخروں کا شکاری عالی
نمہ ہاسولیں پھیسغ گشتیں	نمہ کا بہادر لڑکا بھی مارا گیا۔
اڈہو حلقہ ہول وتھی پگیتیں	پھر رے گاڑل سے خون کا بدلہ لیا
نامریں دمب گھومری بلیتہ	ذامر نامی مراسی ہمارے ہاتھ لگا
نامبی آ ڈنگراں شبیتھ	بے خبری کی حالت میں گویا کانٹوں میں الجھ گیا
داتھہ ماوز لیٹے بھرا گو خاں	ہم نے بھینسوں کے لئے اسکے ہاتھ میں ڈنڈا دیا
سیمریں گو امیشاں بچاریتی	سرمئی رنگ کی بھینس چرائے
دکھواں ریحان ءُ حسن مٹی	ریحان اور حسن چابک بلوچ کر کھسک نکلیں
اکراں کھو ہو بار تھ پا میرا	کھو ہو امیر کے لئے لسی لائے گا
بھیل عالیا پہلوا انیتا	گرانڈیل پہلوان عالی رکھے لئے)
ہرنہ ہندی نشتہ غیں ستاں	اب مجلسوں میں فخر کرنا تمہیں زیب نہیں دیتا۔
اُل مزان پاد ھکی جنی نغ لکاں	اور نہ ہی بوجھل کرتے ہیں پہنی ہوئی محبوباؤں کی محفل تمہیں سجتی ہے۔

میر چاکرءِ جواو	میر چاکر کا جواب
میر چاکر شیہک گوشی	شیہک کا فرزند میر چاکر کہتا ہے
میری رند بادشاہ گوشی	رندوں کا پہلا بادشاہ کہتا ہے
رند لاشاری کراکاں گوشی	رند اور لاشاریوں کی جنگ کے متعلق کہتا ہے
گواہرام پھسو داتھہ گوشی	گواہرام کے جواب میں کہتا ہے۔
زیا زہو گواہرام گوہے بدا	حیف اے گوہرام تمہاری یہ بدعت
گو بلوچی اسبیدہ غیں گردا	بلوچوں میں گرد نفاق پھیلا کر
نام نلی آہو بیدغزءُ بستی	نلی کی فتح کی خوشی میں سرمست ہو
نام چہ نوذ بندغ برتھی بُرزنا	نوذ[ع] بندغ کی شہرت کے بل بوتے پر پھلے پھولے ہو
یکبرا نازینتھہ وتھی بانزی	تمہیں کیس ہے تو صرف ایک مرتبہ ہی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔
بادشاہاں رندو ہیرانی تازی	جب رند اصیل گھوڑیوں پر آئے
مالیما میرا اہی نگور پچاداں	مالیم کو میلا ہی تک بھگایا
پھر ہماں باندا ھگیر آری	اُس وقت کی شکست تمہیں یاد ہے۔

ع ایک روایت کے مطابق نوذ بندغ گہرام کا دادا تھا

جُنتہ غا بنگی و حسن نودھک	بنگی حسن اور نودھک ایک ہی جگہ قتل کیے گئے
آدمو نودبندغ منیانی	آدم اور نامور نودبندغ
احمند گوں کالوءِ سہبادینا	احمد اور معزز کلو
تہو کھشتہ گوری بچہ رشتہ غیں رُمباں	گورخر کی طرح تمہاری ہنگ و تاز دم توڑ چکی تھی
ازپھدا رندے گو منڈلاں	عقب سے رندوں کے تیروں کی بوچھاڑ تم پر برس رہی تھی
من مُغُنڈاں بزتریں جاناں	بھاگ گئے، بہرے ماتوں میں تیر پیوست ہو گئے تھے۔
رُمبی اڑ دابانی کلات زرتھئی	دابانی کے قلعے سے جب بھاگ گئے تھے
گیں مہ میلا ہادفءَ کیسہت	مولا میں جا کر دم لیا
مں تراچو شیں نہ جتہ آہو	میں نے تمہیں کوئی طعنہ نہیں دیا
مں شیئر پھر خاشاں نہ تشاناں	اور نہ کسی پر خاش کی وجہ سے یہ اشعار نظم کیے
پھسو گو چنگانی آغازیاں	اور مغنیوں کے ذریعے ہجویہ نظمیں
دال تھئی بالا دھا سہادی آں	تمہاری معزز مجلسوں میں بھجوائیں
اڑمنی جا پولاں مزاری آں	بہرے شیر جیسے بچوں سے مار کھا کر
تھاؤ من چلیں گرئے بناوارتہ	کان سے نیچے جبڑے پر تھپیڑ

سر تھراہانا چہ کُرہ تھہ غیں پور ءُ
خوفزدہ گھوڑی کی طرح اپنا سر ہلایا

سر تھہ مریرے من عالمہ کنڈا
سر کو چھپانے کے لئے گھر گھر پھرتے ہو

نیمہ وُہ کاچ گجرات گوشتہ
آدھا حصہ کاچ اور گجرات پہنچ گیا

نیمہ وُہ بہ پھلپر شُتھہ رُلاّ
باقی نصف حصہ پھلپر پہنچ گیا

تھاں ہماں رندانی سلامی اے
تم رندوں کو سلام کرنے والے ہو لیکن رندوں
کے روبرو جھک گئے ہو۔

ڈُپہ وا بوریں چادر جلئی
سفید چادر لیکر بھیک مانگتے تھے

تھو کہ شیر بارانی لغورانی
اگرچہ تم اپنے آپ کو شیر سمجھتے ہو لیکن دراصل
تم بزدل ہو

من سراسیاہیں اشکراں ڈُوہے
سر پر کوئلے ڈھوتے ہو

بیں عمر ایہنادی گوراں ڈُکے
اب عمر کے پہلو میں خود کو چھپاتے ہو

گوں کفاں لعل ءَ گشتہ غیں مرڈوی
میں ایک بھائی کے قتل پر آ ڈٹوں گا۔

ماہماں رند بارہ عیں بوراں
ہم اصیل گھوڑیوں والے رند ہیں

گاہ ء شیرن ءُ سر بُڑ لیئو
کبھی مفتوح ہیں اور کبھی فاتح ہیں

کھا ختن گوبداں ہردو دمیں نا
ہم دونوں طرف سے دشمن پر حملہ کرتے ہیں

کوٹھہ غا تیوہ غیا طلب داروں
ہم تمام حصول کے طلب گار ہیں

باز گوشیں گواہرام جوان دلگوش کھن
اے باتوؤ گواہرام۔ کان کھول کر سن

شر سفر کھن دور بھید اگر ٹوی
دور اگرچہ گزرتا ہے مگر لوٹ بھی آتا ہے

شر مطا بہ جلکی بچیریں تاں
جنگ ہی میں تمہیں لشو کیطرح گھماؤں گا

گوں کلاماں گرد دکھناں آہر
اور تمہاری آنکھوں میں خاک دونگا

بیم اژ دوستانی دلا کنزنت
تاکہ خوف و ہراس دوستوں کے دلوں سے
مٹ جائے۔

گواہرام کا شعر	گوابرام کا شعر
او مُنی شاہی امدلیں بیلان	اے میری حکومت کے محترم ساتھیو
بیائیت او راجانی گھین مرداں	آؤ قبائل کے شرفا
لس لاشار بہ حان وسرداراں	اے لاشاریوں کے سردارو
بیا عیتھ تھن دیوانے گھن براتھی	آؤ بھائیوں کی طرح مل بیٹھیں
سنگر شیئر تنجہ وا دیتھ	جس طرح میں نے اشعار کے مفہوم سے اندازہ کیا ہے
چاکرا گوا تھے ماسرا بیتھ	چاکر کے سر میں غرور پیدا ہوا۔
چونا گمرا وکھس مے لیچو کھیں	ویسے بھی وہ بہ خود غلط اور کسی کو خاطر میں لانے والا نہیں
پھراں منے مٹرواز انہ مریں ای	وہ ہم لوگوں کو خاطر میں نہیں لاتا۔
دمین اشاہ مناں باری لے بدات زیتھاں	خداوند کریم مجھے جلد ہی موقع دے گا
سمنہ وہ بھی آں بہ چارایاں	سمہ اور بھی قبائل کے لوگوں کا منظر ہو گا۔
تھتھہ دی فوجاں اُو تمرا ریشاں	ٹھٹھہ کی فوجیں اس پہ چڑھاؤں گا
آساں دے چاپواں بہ مان داراں	میں غضب کی آگ لگا دوں گا

توسہ غا دہلی ترک دیخاں بنت	جن کو دہلی کے ترک بھی نہیں بجھا سکیں گے
من وے گوحاجی پُسہ غا بیل باں	میں بھی حاجی کے لڑکے کے ساتھ رہونگا
من کلات بھبت من لغور سار ھتقیں	قلات کے نشیب میں سردی ہے
من ہماڈے ہا کہ گوَن پھشاں	ہیں اس جگہ ہیں جہاں جنگلی پستے ہیں
دستاٹے بازیں جھپہ غاں ریش	ان کے ہاتھ لکڑی اٹھاتے اٹھاتے زخمی ہوں گے۔
الڑو آنن شیرہ غنی گواہ بنتی	دودھ کے بجائے پودوں کا شیرہ انہیں نصیب ہو گا۔
من بردتاں بر نگلیس ریشاں	جو اس کی مونچھوں پر لگے گا۔
ہوے ہودیں کہ صوب منی بیتھہ	واہ واہ میری فتح ہوئی
من جبتھہ چاپوے بدی آنزا	میں نے اپنے دشمن کو بری طرح اگیرا ہے۔
رندا نہ جلاکینہ سغنت پرنا	رندوں کو تہہ وبالا کر دیا ہے
ریچہ غونت گوری بور کٹوڑ پادیں	گورخر کی طرح پاؤں والے بھاگ گئے
ہردوارسے پھر ماشریں سیوی	بی کے مشہور شہر کا چپہ چپہ
چاکرپہ نہ بنیدا نے غمے زیری	کی یاد کا غم عمر بھر چاکر کے دل میں ہوگا
رُڑھُو اوور تسکانی بنا نندی	وہ جاکر درختوں کے نیچے بیٹھے گا۔

زہرانی شیری پھہ پھدا گندی

غصّے میں شیر کی طرح پیچھے دوڑو
کر دیتے گا۔

میر چاکر خان	میر چاکر خان کا جواب
میر چاکر شیہک گشّی	شیہک کا فرزند میر چاکر کہتا ہے
میری رند بادشاہ گشّی	رندوں کا اولین بادشاہ کہتا ہے
گوا ہرام ءَ پھسو داتھو گشّی	گوا ہرام کے جواب میں کہتا ہے
او کمیت نوش کن تیرغ دانا	اے میری سیاہی مائل سرخ رنگ کی گھوڑی تھیلی کا غلہ نوش کر
بہ کھنے پھیلی گرد نورانا	ہاتھی جیسی گردن اور رانیں مرٹی کرے
تھیکھائیں واگاں دے کمند پنا	تمہاری مضبوط باگیں میں تھام لوں گا
دہشی ءَ اڑ سیوی ءَ من وا زگڑداں	میں خوش وخرم سبی سے آؤں گا۔
شکلو سر پھوراں سو ہاگی آ	سوہا گہ کیطرح سفید شکر دوں گا
پھراد سے من دیرہ واداتھاں	پڑاؤ پر میں دلجمعی سے خدمت کروں گا
بوش من رشر میہا ہرے دی آ	برات کی بنی ہوئی چھ میخوں میں بندھی!
ورقدیما او خاطرءِ جم کن	اطمینان سے دانہ کھالے
اژ بدھاں کھو ہیں بھیوسے شم کھن	اپنے دشمنوں کو شام سے پہلے پہلے جالیں

حق او ناحق پھد اگرّداں	حق اور ناحق کا فیصلہ ہوگا
بجغ زادشیس کربستہ غیس بنداں	دنیا خوش ہے کہ تم بند ہو
ماہوا ڈیے ہاکہ اُے گنداں	میں اس سرزمین کو دیکھوں گا جہاں بہادر لوگ بستے ہوں
تولیس گوں ھیسی چوٹوے	اپنے سر اور پگڑی کی قسم ہے
یاہرے بوشکاں من بزیں بشلاں	کہ میں لاشاریوں کو نیست ونابود کروں گا۔
جانی اڑبل نیزہ غاں گرک بی	ان کے جسم نیزوں سے غرق (چھلنی) ہو جائیں گے
بیاپٹھ ہواں مرد و کہ وعدہ ہے آنکی	وہ شخص میرے مقابلے کو آئے جس کا وقت پورا ہو۔
کرہ ہے پھر بیٹھ حساوانی	اور اس کی زندگی کے دن پورے ہوگئے ہوں
من وہ اڑ شاہیں قادرے لوٹاں	میں قادر مطلق سے دعا کرتا ہوں
سوبلہ پچھہ سیوی پُٹھڑیں زنداں	بی کے رندوں کو فتح نصیب ہو۔
گبشتر اٹھ بیرڑ پھدتنک ریشاں	چھوٹے بالوں اور جاری داڑھی والوں سے زیادہ کو قتل کروں گا۔
اڑ پھدا چکھہ چنو مغل روخ بی	اور ہم اپنے پیچھے ایسی تباہی چھوڑیں جس طرح مغل مچاتے ہیں۔

گوھر

ویلا ہدا ہیں جوان اتھنت
ابتدائی دور بڑا اچھا تھا

بازبرکتیں مڑدمان اتھنت
اس دور میں بزرگ لوگ موجود تھے

مڑدواں ہموارکاں اتھنت
اور وہ کردار کے مالک تھے

گوسا ہواں یک تراں اتھنت
حکمرانوں کے فرمان کے تابع تھے

سمائیتھہ دریں جنے
موتی کی طرح ایک خاتون تھی

بازمال بگی بانکے
جس کے پاس بے شمار مال مویشی تھے

نامے میری گوہر اتھ
اس کا نام اونٹوں کی مالکن گوہر تھا

من نزمتی عرلڈا غیت
جو ناز و ادا سے چلتی تھی

پیڑدار گلے تھنگہ واں
خیمے کے اندر ریشم کے گچھے ٹنگے تھے

نشتیں جنی عرلیشماں
فرش و فروش ریشم کا تھا

گوا ہرام وت پھہ منت ہیں
گوہرام نے اسے ملتفت کرنے کی بھی کوشش کی

روشو شفا رابلہ ویں
صبح و شام قاصد بھیجے

نیاماں وکیلاں چاکرہی	جبکہ چاکر کے نائندے بھی کو شاں ہے
چاکرہ گرہ گاری آختہ غد	ایک دن چاکر دگوہرا کے پاس گیا
اود گور مہیری گوہرا	گوہر کی رہائش گاہ پر!
نیز موش ہمو دا پھر و شتی	وہاں دوپہر کو آرام کیا
پرست امیریں چاکرا	میر چاکر نے پوچھا
وتھا اڑ مہیری گوہرا	خود گوہر سے
ڈاچی چہ کاریں دنزہ غنت	اونٹنیاں کیوں شور مچا رہی ہیں
شیر دان کڑی آشنزہ غنت	دودھ ان کے ٹخنوں تک بہہ رہا ہے
گشتہ مہیری گوہرا	گوہر نے جواب دیا
وتھ پہ امیریں چاکرا	خود میر چاکر سے کہا
پھیری کہ لاشار پوتروال	پرسوں لاشاری نوجوانوں نے
رامین خان ءِ گھوڑہ وال	رامین خان کے گھڑ سواروں نے
توڈا اُرواں کُشتہ غنت	اونٹنیوں کے بچوں کو کاٹ ڈالا (ہلاک کیا)
میشی ٹمبرا یکہ غنت	بھیڑ کے گوشت کی طرح آگ پہ بھون ڈالا

تو ذ تمبوں بھور یٹہ غنت	اس طرح چنگبر سے پھوں کو کھا گئے۔
جت میلہ دیں گرائینتھ ھنت	اس طرح چرواہوں کو رُلایا
گوہر شو یا الڈیتھہ	گوہر نے یہاں سے کوچ کیا
باؤٹ گو میریں چاکرا	میر چاکر کے ہاں جاکر پناہ گزین ہوئی
زہر کپتہ امیریں چاکرا	میر چاکر غصے میں آیا
رنداں ہموں لوٹائینتھہ	تمام رندوں کو طلب کیا
پہہ سے شفا گو بی جتھہ	تین رات تک صلاح مشورہ ہوتا رہا
بیورغ تیغا جگ جتھہ	بیورغ نے اپنی تلوار کو بلند کیا
مارخ نہ جنوں عالما	ہم لوگوں کو ناحق قتل نہیں کریں گے
پہہ جتانی اشترا	جتوں کے اونٹوں کی خاطر!
چولے بٹاکی ماں اتھنت	پکھ شیمی بھگا رنے والے بھی موجود تھے
من پہر گوزاں کپتہ غنت	رات بھر شیمی بھگا رتے رہے
جاڑو ریحاں سغ سریں	جاڑو اور سرکش ریحان
مُہرا دو بھور کونج گردنیں	گونج جیسی گردن والی گھوڑی کے مالک صاحب نے کہا

بیورغ پل پغہ سالی مہ بی	بیورغ تم کیوں خوفزدہ ہوئے ہو
ڈاہ گور لاشارا بر بھہ	لاشاریوں تک بھی خبر پہنچ گئی
مڑ بی کہ مڑداں گپتہ غے	تیار ہو جاؤ کہ دشمنوں نے گھیرے میں لیا ہے
رنداں گوں سیالی جھیڑ واں	رند جنگجو دشمنوں کے ساتھ
گواہرام تیغا جنغ جھتہ	گواہرام کی تلوار اسے چبھنے لگی
رند پچھڑ نی نیئں مئ بنا	رندوں کو حملے سے مقابلے کی طاقت نہیں ہے
تیغا کرچی تو پکیں	ماہ کران کی بندوقیں نقش و نگار سے مزین ہیں
بلیں شیرازی لڑیں	مانا کہ تلواریں شیراز کی بنی ہوئی ہیں
بندے نلی آکھور دفا	نلی کے دہانے مورچہ بندی کرو
روشا کہ چی ئے بر بھتا	جب صبح نکلا
رندغ بہاں بیل بیتھہ غنت	رند شہسوار مقابلے کے لیے (میدان میں) آگئے
ماں آختہ عن سندیں جغاں	فوجیں آپس میں ٹکرا گئیں
بلاں شیرازی لڑاں	شیرازی تلواریں اور نیزہ کمان
کھوہاں گینڈی اسپراں	گینڈوں کی کھال کی ڈھالیں

جنگ بادشاہی مچیتھ	بادشاہوں کی جنگ چھڑ گئی
رندمیلہ وریں پدکشتہ غنت	رندوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا
وال ہزُ صدئیں گر بیتھہ اِی	سات سو جوان مارے گئے
گوں میران رِو زر مشتیں لڑا	ان میں چاندی کے دستے والی تلوار والا میران بھی شامل تھا۔
چاکر پڑا بہ مُنتہ غا	چاکر میران کا رزار میں اٹک گیا
تیغ کھشتہ غیں روشتہ تھرغت	بے نیام تلوار کے ساتھ گھر رہا تھا
کیرِمی پہ گوریاں واتھہ غنت	یکایک تیروں کی بوچھاڑ ہوئی
چر بنیتھہ پھل نود بندغا	نوزبند رِغ نے اپنی پھل نامی گھوڑی اسکی طرف بڑھا دی
چاکر کھتہ اِی پھل سرا	چاکر کو پھل گھوڑی پر بٹھایا
پھلارا چابکے جتھی	پھل گھوڑی کو چابک مارا
پھل گوہلائے کرزہ تاں	پھل گھوڑی خدا کی قدرت سے
گوشتہ اژ آں سوہریں زہاں	خون کے سمندر سے تیر کر نکلی
اژ گھٹ گھڑیں بوخیں گراں	گہرے کھڈ اور چٹانوں سے گزری
گواہرام ہتیغا گاج کھتہ	یہ حیث گواہرام نے کہا

نود بندرغ رندیں بھتی لاشارنہ بی	اے نود بندرغ تم ایک رند ہو لاشاری نہیں سمجھے
چاکر کھائیا تالہ کھتیں	اگر چاکر کو کوئی نہ نہ سمجھو (تو)
سرجو گرطہ بی بہ پتھیں	ہماری طرح اس کا سر کوٹتے
چوناں کہ مولی تروڑ کھتیں	جس طرح مولی کاٹتے ہیں
سیوی گو یہ مشتہ کھتیں	سبی ایک ہی حملے میں فتح ہو جاتی
پھر پنتھو جواو نود بندغا	نود بندرغ نے جواب دیا
مار رنداں لاشارے یاں	میں رند نہیں ہوں لاشاریوں میں سے ہوں
اڑ رندا نیاں ہیتھہ غاں	اگرچہ رند عورت سے پیدا ہوا ہوں
شیر مُرزی رہ مخنہ غاں	میں نے اپنی ماں مرزی کا دودھ پیا ہے
ماں سوالی داختی نیف شعا	آدھی رات کو مجھے لوری دیتی تھی
من وہا وشا غیں گوانزہ غا	میں ہنگوڑے میں سوتا
روشے پکہ چاکرہ	(اس توقع پر کہ کسی دن چاکر کے کام آؤں)
من جنگ نادہاشی سائتھا	جنگ یا مصیبت کے دن
ماراہاں روشن ولاد	اسی دن کا میں منتظر تھا۔

مہتر موسیٰؑ

مہتر موسیٰؑ اے و ہم ات گوں بازیں چیر غناں	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سیاحت کا شوق تھا۔
چراں چتاں پچہ شکاراں ؑ سیلے ہاں	سیر و شکار کے دوران گھومتے گھماتے
کوپری اے و یتھہ اور ُ بے دہاں	بیاباں میں ایک کھوپڑی دیکھی
سیاہ سریں کرماں ہند کھتہ گوشانی ُبنا	کانوں میں کالے کیڑوں نے جگہ کر رکھی تھی
کدھ ہیں چمپ بھرانتی اخر ترا خونخا	آنکھیں گرد سے اٹی پڑی تھیں
لوکھیں دزناں جاہا کھتہ گرانزانی تہا	نتھنوں میں گرد اور دھول تھی
کھشکیں دتھاں ریختہ غنتا شودیں وفیں	کوڑیوں کی طرح سفید موتی جیسے دانت منہ سے گر چکے تھے
مہتر موسیٰؑ ہا عرض کھتہ پاکیں خداوندا	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے عرض کیا
تھو کھن ہمیں عرضا۔ ہاوندا منظور کھتہ	اے تبارک تعالیٰ میری یہ دعا قبول فرما

۱؎ مستند تاریخی اشعار اور سلطان حجبہ کے مخصے نیز دوسری روائتوں میں یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب کیا گیا ہے حضرت موسیٰ کا اسم مبارک درست نہیں۔

مِیں عرض ہمیشیں ساہا دیئے حاجی بندہ غا	میری دعا یہ ہے کہ بندہ خاکی میں جان ڈال
حکم اے اللہ ساہ بیتھ کھنین سرا	خدا کی قدرت سے پرانی کھوپڑی میں جان پڑ گئی
مہتر موسیٰ ءَ پرسیتھ اث کھنین سرا	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پرانی کھوپڑی سے پوچھا۔
کو پری گال اختہ ولی ایں برش کھندہ غا	کھوپڑی نے مسکرا کر جواب دیا
بو شت تو مہتر ماترا حوالے دیاں	اے حضرت تو قصہ طلب ہے میں آپ کو اپنا حال عرض کرتا ہوں
عہ بادشاہ ایتھاں نام میئی سلطان ذمُم زُمُم ات	میں ایک بادشاہ تھا میرا نام سلطان ذم زم تھا
مال اش گیدی گرا جگہ گیشتر ات	میری دولت تمام لوگوں سے زیادہ تھی
اختر گیدی آمال اختر میئیں شہ انگ ات	بھیڑ بکریاں میری رعایا کی بھیڑوں کے برابر تھے۔
نیں کہ میئیں بارگو نیں دمامہ آہکل ات	جب میرے دمامے بجتے تھے
بارو خیں ہاو آں سُہبلی میئیں سے صد ات	میری تین سو کنیزیں تھیں
کلاقی ہندیپ مانکے موتی جنہورت	ان کے پاس موتی اور جواہرات سے جڑے ہوئے تھے
دو ہزار مڑ میئیں لستہ غیں زنگاں گوں گلام	دو ہزار زنگی میرے ذاتی غلام تھے
دہ ہزار میئیں پیالہ نوش اتھنت	دس ہزار میرے ہم مشرب تھے۔

سلطان جمجمہ

یئں ہیں صدات بینگے ہوٹ صد بانزو شکار	ایسے شکار کے لئے پانسو گھوڑے اور سات سو باز تھے۔
ن گل نشتنت سر تُرا بور تاشی کھتنت	میں محمل بچھا کر ان پر گھوڑے دوڑاتا تھا۔
وال ہاخ مر سلطان لے سرد مندیلاں رشتنت	ایسا نہ ہو میرے سلطانی سر اور تاج پر گرد پڑے
ناغمہ روشے گپتہ غن سے تاکی تفا	ایک روز اچانک تیسرے بخار کا حملہ ہوا
ہر طبیبو کھیت مازم زہار درمان دے اُن	ہر طبیب آکے کہتا کہ میں اس زہر کا علاج کروں گا۔
موت درماں بچہ اُگتا پیدائش نہ بنت	موت کا علاج طبیبوں کے پاس نہیں ہے
تاوُ دعو درمان پچو کمیں سنگاں نہ رشنت	تعویذ اور ادویات رائیگاں گئیں
ملکمیت اختہ گوں دہتی گندیں درو شماں	موت کا فرشتہ بھیانک چہرے کے ساتھ آیا۔
چیار رتھی پچادہ ہشت اتھی دز گوں چنگلاں	اسکے چار بازو اور آٹھ پنجوں والے ہاتھ تھے۔
شہ ہماں ہشتیں ناں یکے مئے بنغہ دراز گتھی	ان آٹھ پنجوں میں سے ایک میری طرف بڑھایا۔
منی شکلیں ساہے پچہ نیری آداواں برتھہ	میری شیریں جان تکلیف سے نکالی
ہماں لحظہ چو تابوتاں سیکار رتھو غاں	اسی وقت میرے لئے خوبصورت تابوت بنایا گیا۔
بچاں مُبراتھاں نشتہ گوں چماں دیتھہ نمائی	بیٹیوں بیٹوں اور بھائیوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

بچاں و براتھاں زرتھ بھجا میں کھو نو غال	بچوں اور بھائیوں نے بیٹے کو کندھوں پر اٹھایا
اڑمس پیشا تنگ دویں کھو تیسے کھا ٹیتھہ	قبر پہنچنے سے پہلے ایک تنگ قبر کھودی گئی تھی
ایر کھتو مار امر برا زرہتو بیبے تھم	قبر میں رکھنے کے بعد اُسے اوپر سے لیپ دیا گیا۔
آں دو ورناگوں آسینس گرناں پھجتہ	وہ دو جوان (فرشتے) آہنی گرزوں کے ساتھ پہنچ گئے
آسنیس گرزا دیریٹی کھست کھتہ	ان آہنی گرزوں سے مجھے مارنے لگے
حضرت موسیٰ گشتی	**حضرت موسیٰ فرماتے ہیں**
بادشاہے تھی بادشاہی آکھو رائتے	جب تم بادشاہ تھے تو حکومت کے نشے میں اندھے تھے۔
بچھ گریباں شرہ وقتا زور ائتے	فیصلے دیتے وقت غریب پر ظلم کرتے تھے۔
اغ تھی خیرائیں زوانا بو بیتھیں	اگر اس وقت تم لوگوں کے ساتھ شیریں کلامی سے پیش آتے۔
تھی سکل مہرغاداں ازمینا شھتیں	تو تمہاری قبر کا دامن تنگ نہ ہوتا

حضرت عیسیٰؑ	حضرت عیسیٰؑ
نودھاں کر گنہ پی سنوز ینال	اے محبوب بادلو جب تم گزرتے ہو تو زمین کو سرسبز کرتے ہو۔
بنامی جھڑاں وہشیں نال	گرما کے بادل کس قدر بھلے ہیں
کھشے کوکراں سائے تھے نال	جو خنکی لاتے ہیں
بل ناہ رہاں بازینال	آہ و نزاد ترک کردو
چمانی سراگوانزیں نال	جب ہماری آنکھوں کے سامنے سے گزرتے ہو
ماکہ پھر تہو تاج ءُ سر	ہم جس نے تمہارے لئے تاج و سر تیاگ دیئے ہیں۔
بیڑۓ شو چراغ پہ پوار	میری محبوبہ شب چراغ کیطرح حسین اور پاکی دوش ہے۔
سباہ مار چوٹہ وہ ورشکہ بر	تم باغ شجر ہو اور تمہاری زلفیں ناگن ہیں۔
کاڑانی گشینی کونتر	دلکشی میں کبوتری کی طرح ہو۔
درشکی قصہ وچو بیتھہ	درخت کا قصہ اس طرح ہے۔
عیسےؑ کہ آختہ غریب چراتا	حضرت عیسےؑ گھومتے گھماتے تشریف لائے

ملک ءُ کیچ ہاں گندانا
برّی دیتھہ ای من بے واما
چوکر پر سیتھہ عیسےٰ
برّی اشکھو تھہ وڑے ایمانا
چِر پچو زیندءِ غے بے تاما
برّی آجواو گرڈ دینیتھہ
عیسےٰ ع دال دمے ایدھاں نند
شاہ ءُ کُرزتاں پچےٰ گند
عیسےٰ ع دال دمے ایر نشتہ
شاہ کرزتانی دیتھہ
درنگے شیر ڈغار ءِ رستہ
کو نشیں بانگہ بے سرزرتھہ
بیر موشی بر دبر یتھہ

شہروں اور قصبوں کی سیر کرتا ہوا
بیابان میں ایک فقیر کو بیٹھا ہوا پایا
جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے کہا کہ
تمہارا ایمان اور اعتقاد کس چیز پر ہے
بغیر جوڑ کے تم کیسے زندہ ہو
بڑے فقیر نے جواب دیا۔
اے حضرت عیسےٰ علیہ السلام تھوڑی دیر کے لئے یہاں تشریف رکھیں
خدا کی قدرت کا ایک کرشمہ ملاحظہ فرمائیں
حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھوڑی دیر کے لئے وہاں بیٹھے
اللہ کی قدرت کا ایک کرشمہ دیکھا
زمین سے ایک پودا نکلا
صبح سویرے وہ بڑا ہوا
دوپہر کو اس میں پھل لگ گئے

درشک داں بیگہ ٹما لال بیتھہ	سہ پہر تک اس کے پھل پک گئے
درشکے بہ کرہ دو بیتھہ	درخت نے دو دفعہ پھل دیے
جائیں مردے وڑو بیتھہ	نیک لوگوں کی خوراک بنا۔
چوکی گوں ہمائیں بیتھہ	جیسے ان پر کرم ہوا
بینی چوڑے ہچو با	اس طرح ہم پر بھی ہو
برکتے الہیں جوائیں مڑداں	اے نیک لوگو اللہ کی برکت سے
ریلی ظاہر بی درشیں	یہ صحرائی درویش کی کرامت ہے۔
دیوان بیارے کلمہ موا	اے اہل مجلس کلمہ پڑھو

پرات (فرہاد)	**فرہاد**
ڈے ہرا لکھ ہاں گندا نا	مختلف ممالک اور شہروں کی سیاحت کرتے ہوئے
نامے نامے بھر شیرینا	ناموں میں سب سے اچھا نام شیریں کا
گڈا گوشتہ بادشاہا جندا	بادشاہ خود گویا ہوا کہنے لگا
گو رہا صد منے سنگے است	میرے پاس سو من وزنی پتھر ہے۔
ہر مرک ہے سنگ چروشی۔	جو شخص اس پتھر کو توڑے گا
دستا سیر کھناں شیریں نا	میں شیریں کو اس سے بیاہ دوں گا
چھ تو ولیتھا المستا	بدمست شخص نے ہمت کیلئے اپنی کمر کس لی
راستی کھوفہ گوں ہیر دستا	اپنے دائیں کندھے پر ہاتھ مارا
گوشتہ بانکیں شیرینا	دوشیزہ شیریں نے کہا
سنگ چھ مومی ءُ تاں باتھے	اے پتھر موم بن کر پگھل جا
سیاہیں سیر موم ءِ ہیر تت باتھے	سیاہ سر سے کیطرح باریک بن جا۔

بستار دور مرخاں دو ستے غاں	میرے عاشق کے ہاتھ کو ضرب نہ پہنچانا
سالی آکھتی کمائے	سال بھر تک اس نے محنت کی
سنگ چو موی ناں موم بیتھہ	پتھر موم کی طرح نرم ہو گیا
سیاہیں سیر موغی ہیڑت بیتھہ	سیاہ سرمے کی طرح باریک بن گیا
گوشتہ بادشاہ جندا	بادشاہ نے خود کہا
زراں دے اں بے کیلا	میں تجھے بے شمار دولت دوں گا۔
سہیریں تھنگداں بے تولا	بغیر وزن کئے طلائے سرخ دوں گا (یعنی بے اندازہ)
آں کہ عاشقا زیان آرسی	جو اس عاشق کو قتل کرے گا
گوشتہ ہترہ غیں رانڈھی عگ	ایک مکار بڑھیا نے کہا
من زراں گراں بے کیلا	میں بے حساب دولت طلب کروں گی
سہریں تھنکہ داں بے تولا	بے اندازہ طلائے سرخ لوں گی
مہ ہے عاشق زیاناراں	میں اس عاشق کو قتل کروں گی
ین آکہ پاں جتانا آختہ	تب وہ گریہ زاری کرتی آئی

آخنتہ دا بیجے پورہارتہ	پرات (فرہاد) کے پاس آئی
بچک ارمانیں تھئی ڈکھانی	اے بیٹے مجھے تمہاری محنت و مشقت کے لئے شدید افسوس ہے.
تھو سالیا کھتہ کمائی	تم نے سال بھر تک محنت و مشقت کی
یہ روشے نہ دیتھہ اے دیدار	ایک دن بھی دیدار نصیب نہیں ہوا
شیریں بانکیں زیاں بیتھہ	آج حسین شیریں مرگئی
سوغاں خاوندے اغ دیتھہ	خداوند نے اس کے مرنے کا کوئی سبب بنایا
پرات بانگوہا زیاں بیتھہ	فرہاد دوسرے روز مرگیا
آف من ڈوبیں کاندھی آں	پانی اس کی چھاتی پر سرد ہوگیا
زر ٹتھہ اشہ ہمو کاندھی آں	اس کے مردہ جسم کو کاندھا دینے والوں نے اٹھایا
ماڑی بنا گوازینتھہ	شاہی محل کے نیچے سے گزرے
گوشتہ بانکیں شیریناں	دوشیزہ شیریں نے کہا
دائی پولا کھن اژ کاندھی آں	اے دایہ ان لوگوں سے پوچھو
پتیلا چہ کسے گونیں	یہ کس کی لاش لیجا رہے ہیں؟

باندھی آں جوا و تحر میتھہ	لاش اٹھانے والوں نے جواب دیا
پرات بنگیں زیاں میتھہ	نوجوان فرہاد مرگیا ہے
دائی گوان جتھہ شیرین آ	شیریں نے دایہ سے کہا
دائی شو دھ منی ملغوراں	دایہ میرے بالوں میں کنگھی چوٹی کر
مابرزا توخ دیاں چنی آ	میں چادر میں اپنے آپ کو لپیٹ لوں گی۔
مہ پچہ عاشقا تُنی آ	میں اس عاشق کے دیدار کی پیاسی ہوں
گوشتہ کھیغدین دائی با	سلیقہ شعار دایہ نے کہا
پرات مہ بنا درا کھانے	فرہاد اصل میں ترکھان تھا
سندھ نشتہ خین جگدالے	سندھ کا رہنے والا جگدال تھا
گوشتہ بانگیں شیرینا	دوشیزہ شیریں نے کہا
دائی تو مہ خنہ اے تاتا	اے کنیز فضول باتیں نہ کر
عاشق نہ پھولان ذاتا	(الف) عاشق ذات پات کی تمیز نہیں کرتا ہے
شیرین بانگیں زیاں بیتہ	(ب) دوشیزہ شیریں مرگئی!

سو غماں نوں ونڈسے ناں، ویچھو — خدا نے اس کی موت کا کوئی بہانہ بنایا

دیسی آں جہاں میلاپ — اگلے جہاں میں اُن کا ملاپ ہوگا

میران

سوہواں یا وکھاں سہونا	صبح سویرے لال شہباز قلندر کو یاد کرتا ہوں
بشکے لال منی ایمانا	اے لعل شہباز مجھے ایمان کی دولت عطا کر!
کہنی ءِ گوگُٹ مرغانی	اے کبوتر
حالِ مہر ءِ دوستانی	میری محبوبہ کا کوئی پیغام
دیرءِ مزلول رہی یانی	میری محبوبہ جو بہت ہی دور ہے
گورھتں منی منتان سوزین مرغ	اے سبز کبوتر میں تم سے التجا کرتا ہوں
ایر اوے اڑ وختی شوؤ ورنگا	اپنے بسیرے سے اٹھ جا
اڑ مرغانی کمندیں کوہا	پرندوں کے جھنڈ کو چھوڑ دے
برو گور میڑہ وا دوستے غا	میری محبوبہ کی قیام گاہ پر جاؤ
تو نندی منجوا راستی آ	اس کے بستر کے داہنی طرف بیٹھنا
تراشیفی من وختی آستیا	وہ تمہیں اپنی آستین میں چھپا لے گی

بارہ تھے من وتھی چیار کلا
پھر تمہیں اپنے خیمے میں سے جلا دے گی

اڑ چھیریں ہرہ غانی درتہ پا
بور ھیبوں کے خون سے

تھو پیشا زور مہ دیئے مرگی یاں
پرندوں کی طرح اس سے چونچیں نہ لڑا

پنجیں چنگلاں تیغے نا
اپنے تیغ جیسے پنجوں سے !

ایشاں تھو مہ جن میٔں دوستا را
ان سے میری محبوبہ کو جراحت نہ دینا

اڑ تو یہ حوالے پرسی
وہ تم سے ایک بار پوچھے گی

کہنی تاں دہ ہے مرغانی
تم کس جگہ کے پرندوں میں سے ہو

پچے لاغر و حیران اے
تم کیوں پریشان ہو

دیا گال کے سوٗزیں مرغ
پھر اسے سبز پرندے یوں جواب دینا

مہ لاہور ءِ دیہہ ءِ مرغاناں
میں علاقہ لاہور کا پرندہ ہوں

پچہ لاغر حیرانا
اس لئے دبلا اور پریشان ہوں

مہ شپ پہ لنگرو روش پہ پند
راتوں کو بھوکا رہ کر دن کو سفر کرتا ہوں

مہ یہ پچے شلاں کھایاں
میں ایک وسیع صحراے اڑ کر آ رہا ہوں

ہجا کہ نہ میٹھ لہڑی کور	بڑی دشواریوں سے دریا کے نالے تک پہنچ سکا
پچھیدا ادبھو نابی دوستو گل	یہ ہزار وقت محبوب کا خیمہ تلاش کر سکا
پیغام گوں انھن ورنایا	میرے پاس ایک جوان کا پیغام ہے
گوناں لڈیں اے میرانے	میرے پاس میران کا پیغام ہے
راج تھنگہ ویں حیرانے	جو اپنے قبیلے کا قابل فخر شخص ہے
بیر بی بڑی گال آختہ	پھر بیبڑی بولی
گوربھو میئں منتاں سوزیں مرغ	اے سبز پرندے تم سے میری التجا ہے
جنے سور کھنو ایدا انند	تھوڑی دیر دم لے، یہاں بیٹھ جا
میئں کولی سر گیپت گو خان بازنتھو	جب میرا خاوند گایوں کو چرانے لے جائے گا۔
جکتی وھاو براد، بجی یا	اپنی ساس کو بچوں کی طرح سلاؤں گی
ترکی، ماں کواں لوغارا	ترکوں کی طرح گھر پہ حملہ کروں گا
کھشتاں سماتاں بازیناں	اور بہت سی چیزیں نکال لوں گا۔
بقالی گرڈو گندیماں	ہندو دکاندار کی طرح گڑ اور گندم

مرلڑی شکلاں وہشیں ناں	اچھی اور میٹھی مصری
زکی روغنہ ناں زڑدوبینہ	مشکیزے میں بڑا ہوا زرد گھی
گوئی شکلو ہیں شیران	گائے کا شیریں دودھ
گانج پمبہ نے لوڑھی آں	گاج کی بہترین گندم
ایشاں برپرا میرانا	یہ سب کچھ میران کے لیے لے جانا
میران رجے کتی آآختو	میران نہایت اطمینان سے آیا
گوں اَت گھوڑہ وا میرے گا	وہ میر کے لشکر کے ہمراہ آیا
میر چاکرہ ہزاری نوجوان	میر چاکر کے ہزار دلی فوجی